

# وَكَلِيَّةُ مِثْرَةِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا منافع كثيرة لا يحصى  
جامع معقول ومنقول حاوٍ فروع ومفردات جناب ولانا مولوي  
سيد علي نقی صاحب دامت برکاتہم ستمی بہ



بتصحيح ونظر ثانی بانی مباحی ابن نقی  
سلالة الاطباء مستغنی الالقاب عن كل الافسان انسان العین الشید  
مادی حسین صاحب

در مطبع اشراقی بکماله علی رضوی نور طبع شد

Handwritten notes in the top left margin, including the word 'مقدم' (Mudim) and other illegible script.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله خیر الوارثین والصلوة علی نبینا محمد والذی  
 أعطی مواریث الانبیاء والمرسلین وعلی ولی القربی  
 من هلبیتہ المعصومین الذین مودتهم فریضة  
 علی کل من جمیع ستم السعادة من طبقات کلت  
 اجمعین وولائهم نافع يوم تقطع کل نسب سبب  
 ویصاب الکفار عندهم محجوبین اما بعد علم فرائض  
 ایک سلم طیف اور فن شریف ہی اور ایک باب ہے ابواب شریعت  
 سی بلکہ حدیث میں وارد ہوا ہی کہ فرائض نصف سلم ہی ہے طریح  
 اخبار مشددہ اور روایات شکستہ سی تاکہ تحصیل علم میراث کی مستفاد  
 ہوتی ہی از بسکہ اکثر نبی نوع انسان پر حصہ طمع غالب ہی اور غالباً



میراث مال سی متعلق ہوا کرتی ہی اور ضرورت تمیز حقوق گنی،  
 پڑتی ہی اسلمی شارع علیہ السلام کو اہتمام اسکی مرین بیشتر ہی چونکہ  
 زبان اردو میں ایسی کتاب کتر ملتی ہے جو حاوی اصول و فروع  
 میراث کی ہو اور استخراج فراہم اس سی بسہولت ممکن ہو اور کتاب  
 شارع الاسلام کہ اس علم میں طرز عجیب واقع ہی بال درمیان  
 طلبہ علوم مروج ہی اور اکثر مدارس میں داخل درس ہی لکھنا چاہیے  
 بعض اخوان مومنین خصوصاً برادر عزیز از جان فخر خاندان زبدۃ  
 المصطفین سید مادی حسین رحمۃ اللہ و صانہ  
 عن کل شریں دین یہہ رسالہ بطور ترجمہ و تفسیر شارع کی زبان  
 اردو عام فہم میں برعایت اختصار لکھا گیا اور ترتیب ہی اس سالہ  
 کی مطابق ترتیب شارع کی قرار دی گئی اور اکثر مقامات میں اس  
 تحصیل فہم کی بعض مطالب حسابیہ غیر ماز یاد کہی گئی اور سباحت  
 لو امین کر نہیں کیا تاکہ باعث انتفاع عامہ مومنین و نفع طلبہ سید  
 فاللہم تقبل مئی نلت التسمیع العلیم یوملا ینفع ما  
 ولا بنون الاصل تاک بقلب سلیم واجعلنی من رتخہ



**کتاب الفرائض** فرائض جمع فریضہ کی ہی اور  
 فریضہ اوس حصہ کو کہتی ہیں جو کتاب خدایہ میں بالخصوص منصوص ہے  
 چونکہ اس علم میں اوسکی حال سی اکثر بحث ہوتی ہی اسی اس علم کو علم  
 فرائض کہتی ہیں و کبھی فریضہ کا اطلاق مطلق سہم پر ہی ہوتا ہی خواہ  
 سقد رہو کتاب خدایہ میں خواہ ہوا ور یہ بھی ایک جہت میں علم فرائض کی ہے  
 بہر حال یہ کتاب مبنی ہی مقدمات اور مقاصد اور لوحق پر مقدمات  
 چارین مقدمہ اولی در بیان موجبات ارث اور وہ دو ہیں <sup>اول</sup>  
 نسب دوسری سبب مراد سے متصل ہونا ایک طرف دوسری <sup>عطف</sup>  
 بولادت شرعیہ بلا واسطہ یعنی <sup>عطف</sup> اوان دونوں میں ابوت و جہت ہو  
 بواسطہ یعنی وہ دونوں نہتی طرف ثالث کی ہوں ولادت شرعیہ  
 میں جیسی بیابون کی انتہا طرف باپ کی ہوتی ہی لیکن عرف میں اوسکو  
 نسب کہتے ہوں نسب کے تین طبقہ ہیں طبقہ اولی ابون اور ولد اگرچہ  
 پست ہیں یہ دونوں میں اور طبقہ ثانیہ کی بھی دو صنفیں ہیں  
 اول اخوة اور اولاد اونی صنف دوم اجداد اگرچہ بلند تر ہوں  
 طبقہ ثالثہ اعمام و احوال یہ دونوں مثل ایک صنف کے ہیں و مراد

مقدمہ اولی در بیان موجبات

MAAB 1431

maablib.org



بہہ ہی کہ ہتھال ایک کا طرف دوسری کے بزوحیت یا بوالا پسر  
 او سکی ہی دو تھین میں اول زوجیت و دوم ولا و لائی سخی لغت  
 میں قرب کی ہیں اور اصطلاح میں قرب ایک کا ہی اپنی مقابل سخی  
 نسب و زوجیت و لائی تین تھین میں اول ولا و لائی اور وہ ہے کہ  
 ایک شخص اپنی غلام کو آزاد کر دی پس وہ آزاد کنندہ و سکاوار  
 ہی بچند شرط کہ تفصیل و لائی آویگی و دوم ولا و لائی جریرہ و ہنہ  
 کہ دو شخصوں میں ایسی محبت ہو کہ ایک دوسرے کو حرب و خطا کا ضامن  
 ہو جاوی چنانچہ تفصیل و لائی مصنف فی آیندہ بیان کی ہی  
 سوم ولا و لائی مست یعنی امام و ارث و سکا ہی جس کا کوئی  
 وارث نہ ہو و ارث کی چند قسمیں ہیں اول ذوی الفروض تنہا یعنی  
 جو وارث نہ ہوں مگر بفرض وہ مان ہی لکین کہی و سپرد ہوتی ہی  
 زوج و زوجہ ہی مگر کہی رد ہوتی ہی بدرت دوم ذوی الفروض  
 و ذوی الارحام یعنی جو وارث نہ ہوں مگر بفرض و گاہی بقربابت وہ  
 باپ ہی اور بنت و بنات و راخت و راختات و رطلالہ الام سوم  
 ذوی الارحام یعنی جو وارث نہ ہوں مگر بقربابت وہ اولاد و کورن



نسخہ نسخہ نسخہ  
نسخہ نسخہ نسخہ  
نسخہ نسخہ نسخہ

MAAAB 1431

اور اخوة اور اجداد اور اعمام و احوال مقدمہ ثانیہ در بیان موانع  
ارث اور وہ تین ہیں کفر و قتل و رقبت مراد کفر سے وہ ہی جسکے  
معتقد طریقہ اسلام سی خارج ہو پس کافر ذمی اور حربی اور مرتد  
سی میراث نہ پاویگی لیکن مسلمان کافر سی میراث پائیگا اور کافر  
وارث اگر کافر مسلم ہوں تو مسلم کو میراث ملیگی اگرچہ مسلم معتق  
خاص جبریرہ ہونہ کافر کو اگرچہ قریب ہو اور اگر کافر کی وراثت  
کوئی مسلم نہ ہو تو کافر اصلی او سکا وارث ہو سکتا ہی اور مرتد  
تو او سکا مال امام کو ملیگا اگر کوئی وارث مسلم نہ ہو اور اگر کافر قبل  
تقسیم میراث کی در میان ورثہ کی اسلام قبول کری تو سب کا شہ  
ہو گا میراث رہن گرد رہیں مساوی اور اگر قریب ہی پس وہی  
وارث ہو گا اور اگر اسلام بعد قسمت کی لائی یا وارث ایک شخص ہو  
تو او سکو حصہ میراث میں ملیگا اور اگر میت کا وارث مسلم کوئی سو  
امام کی نہ ہو پس وارث کافر ایمان لائی پس وہ اولی ہو گا امام سی وارث  
بعضی علماء کا مذہب یہ ہے کہ قبل نقل ترکہ کی طرف بیت المال کو سلام  
منفید ہو گا اور میراث پائیگا اور بعضی علمائی کہاہی کہ میراث نہ پائیگا



۱۰  
 ۱۰۱ کی دو تہیں میں  
 ۱۰۲ فطری اور مذہبی  
 ۱۰۳ اخلاقی اور فطری  
 ۱۰۴ کجی و بدی و برائی  
 ۱۰۵ کجی و بدی و برائی  
 ۱۰۶ کجی و بدی و برائی  
 ۱۰۷ کجی و بدی و برائی  
 ۱۰۸ کجی و بدی و برائی  
 ۱۰۹ کجی و بدی و برائی  
 ۱۱۰ کجی و بدی و برائی

اور مسلمان لوگ اسپین وارث ہونگے اگرچہ مختلف ہوں مذہبوں  
اور کفار بھی اسپین متوارث ہونگی اگرچہ ملت میں مختلف ہوں اور  
ترکہ مرتد فطر کا وقت ارتداد سی تقسیم کیا جائیگا اور زوجہ و سکی بائن  
بجائیگی اور عدہ وفات کرگی خواہ وہ قتل کیا جاتی یا باقی رہی اور  
اوس سی توبہ طلب کیا وگی اور عورت کو قتل کرینگے بلکہ عیس  
کرینگے اور اوقات صلوٰۃ میں ضرب تادیب کرینگے اور بیعت  
اوسکا ترکہ تقسیم نہ کرینگے اور اگر توبہ کرے تو قبول کرینگے اور قتل  
مانع میراث جب ہی کہ ظلماً و عداً ہو اور اگر بحق ہو مثل قصاص کے  
تو مانع نہ ہوگا اور قتل خطا مانع میراث نہیں ہی علی الاشہار اور  
شیخ مفید رہ فی فرمایا ہی کہ منع کیا جائیگا دیت سی نہ میراث  
اور یہ قول حسن ہی اور اول شبہ بحق ہے اور اس حکم میں شبہ  
میں خواہ نسب میں ہوں یا سبب میں اور اولاد قاتل یا مقتول  
میراث پائیگی اگر مقتول کے والد صلی نہ ہو اور اگر سوائی قاتل کے  
کوئی وارث مقتول کا نہ تو ہمیشہ امام کو بیگی اور دیت حکم مال  
مقتول میں ہی اوسکی دیوں و س سی دالئی جائیگی اور و یا خواہ

قتل کی غم و غم میں دن اول خطای  
مخلص اور دوسرے قتل عداوت  
قتل شبیہ بعد اور ضابطہ کلیہ  
میں ہے کہ قاتل ای قتل اور قتل  
دو نوغین قتل عداوت قتل  
عدوت اور اگر قتل میں قتل  
اور قتل میں خطا کرے قتل  
شعبہ بعد ہے قتل عداوت  
ادبی کو نادیکے قتل عداوت  
اور وہ عداوت قتل شبیہ  
بعد ہے اور اگر قتل و قتل  
میں خطا ہو قتل عداوت  
کی اور وہ قتل عداوت  
میں قتل عداوت

[illegible]



قتل عمد کی ہو یا قتل خطائی اور دیت کا ہر وارث منسی و سبی وارث ہوگا  
 سوای کلاذ الام کے کلاؤ میں خلاف ہی اور احد الزمین کو قصاص  
 میں میراث نہیں ہوتی لیکن اگر دیت بترامنی ہو جاوی تو اؤ کا حصہ  
 سی ملتا ہی اور قی مانع وارث اور مورث دونوں میں ہوتا ہی پس اگر  
 کوئی مر جاوی اور اؤسکا ایک وارث آزاد ہو اور ایک مملوک تو میراث  
 آزاد کو ملے گی اگرچہ بعید ہو نہ مملوک کو اگرچہ قریب ہو اور اگر وارث غلام  
 ہو اور اؤسکا ولد آزاد ہو تو آزاد ممنوع میراث سی نہوگا اور اگر  
 کا کوئی وارث سوای مملوک کی نہو تو وہ اؤسکی متروکہ سی مول  
 لیا جائیگا اور آزاد کیا جائیگا اور بقیہ مال و سکو ملیگا اور مالک اؤسکا  
 قہر کیا جائیگا اور پرست کی اور اگر مال گنجائش خرید کی نہ کہتا ہو تو بعضوں  
 فی کہتا ہی کہ مول لی لیا جائیگا اور بقیہ کو سی اور کسے اؤ اگر گچا اؤ  
 بعضوں فی کہتا ہی کہ فلک و سکا نہوگا اور میراث امام کو ملے گی اور یہ  
 الہری و اگر عید سے بعض آزاد ہو تو بقدر رحمت وارث ہوگا  
 اور بقدر قیّت ممنوع ہوگا اور اؤس عید کی متروکہ میں ہی لیا  
 ہوگا اور مان باپ فلک قیّت سی واسطے میراث کی ثابت ہی تھا



علم اور اولاد میں تردد ہی لیکن ظہر فک نکاہی اور سوا می بون  
 و اولاد کی اور نکاح یہ حکم نہیں ہے علی الاظهر اور ام الولد نہیں وارث  
 ہوتی اس طرح مذکور کتاب مشروط اور مطلق جسے کچھ دانکیا ہو  
 لو حق اسباب منع چار میں اول لعان سبب سقوط و نفی ہے  
 اور اگر باپ اعتراف کری تو بعد لعان کے ولد اوس سے میراث پائیگا  
 اور باپ و سکی میراث نہ پائیگا دوم مفقود الخ جرح تک افسوس  
 ثابت نہو یا اتنی مدت نہ گزرے جس میں کوئی زندہ نہ رہ سکتا ہو کہ  
 اوس کا تقسیم نہو گا سوم حمل وارث ہوگا اگر زندہ پیدا ہوا و مردہ کا  
 حصہ نہیں ہی اور بعد زندہ پیدا ہونی کے مر جاوی تو اوس کا وارث  
 میراث پائیگا اور سقوط حمل میں اعتبار حرکت کا ہو گا جو زندہ نہیں ہونے  
 ہی نہ تقلص کا جو حاصل ہوتا ہی طبعاً نہ اختیاراً چارم مدیون کا  
 ترک اگر مستوعب دین میں ہو تو وارث کو میراث اوس سے نہ ملے گی ورنہ  
 بعد ادای دین بقیہ میں میراث جاری ہوگی واضح ہو کہ از جملہ سوانح  
 ارث وصیت ہی ہے کہ حکم کتاب سے نہ مقدم میراث پر ہے  
 بلکہ بعضی فقہانی لکھا ہے کہ پہلی مال میت سی بقدر تخمینہ وجب کے

م  
 علم اور اولاد میں تردد ہی لیکن ظہر فک نکاہی اور سوا می بون  
 و اولاد کی اور نکاح یہ حکم نہیں ہے علی الاظهر اور ام الولد نہیں وارث  
 ہوتی اس طرح مذکور کتاب مشروط اور مطلق جسے کچھ دانکیا ہو  
 لو حق اسباب منع چار میں اول لعان سبب سقوط و نفی ہے  
 اور اگر باپ اعتراف کری تو بعد لعان کے ولد اوس سے میراث پائیگا  
 اور باپ و سکی میراث نہ پائیگا دوم مفقود الخ جرح تک افسوس  
 ثابت نہو یا اتنی مدت نہ گزرے جس میں کوئی زندہ نہ رہ سکتا ہو کہ  
 اوس کا تقسیم نہو گا سوم حمل وارث ہوگا اگر زندہ پیدا ہوا و مردہ کا  
 حصہ نہیں ہی اور بعد زندہ پیدا ہونی کے مر جاوی تو اوس کا وارث  
 میراث پائیگا اور سقوط حمل میں اعتبار حرکت کا ہو گا جو زندہ نہیں ہونے  
 ہی نہ تقلص کا جو حاصل ہوتا ہی طبعاً نہ اختیاراً چارم مدیون کا  
 ترک اگر مستوعب دین میں ہو تو وارث کو میراث اوس سے نہ ملے گی ورنہ  
 بعد ادای دین بقیہ میں میراث جاری ہوگی واضح ہو کہ از جملہ سوانح  
 ارث وصیت ہی ہے کہ حکم کتاب سے نہ مقدم میراث پر ہے  
 بلکہ بعضی فقہانی لکھا ہے کہ پہلی مال میت سی بقدر تخمینہ وجب کے  
 م  
 علم اور اولاد میں تردد ہی لیکن ظہر فک نکاہی اور سوا می بون  
 و اولاد کی اور نکاح یہ حکم نہیں ہے علی الاظهر اور ام الولد نہیں وارث  
 ہوتی اس طرح مذکور کتاب مشروط اور مطلق جسے کچھ دانکیا ہو  
 لو حق اسباب منع چار میں اول لعان سبب سقوط و نفی ہے  
 اور اگر باپ اعتراف کری تو بعد لعان کے ولد اوس سے میراث پائیگا  
 اور باپ و سکی میراث نہ پائیگا دوم مفقود الخ جرح تک افسوس  
 ثابت نہو یا اتنی مدت نہ گزرے جس میں کوئی زندہ نہ رہ سکتا ہو کہ  
 اوس کا تقسیم نہو گا سوم حمل وارث ہوگا اگر زندہ پیدا ہوا و مردہ کا  
 حصہ نہیں ہی اور بعد زندہ پیدا ہونی کے مر جاوی تو اوس کا وارث  
 میراث پائیگا اور سقوط حمل میں اعتبار حرکت کا ہو گا جو زندہ نہیں ہونے  
 ہی نہ تقلص کا جو حاصل ہوتا ہی طبعاً نہ اختیاراً چارم مدیون کا  
 ترک اگر مستوعب دین میں ہو تو وارث کو میراث اوس سے نہ ملے گی ورنہ  
 بعد ادای دین بقیہ میں میراث جاری ہوگی واضح ہو کہ از جملہ سوانح  
 ارث وصیت ہی ہے کہ حکم کتاب سے نہ مقدم میراث پر ہے  
 بلکہ بعضی فقہانی لکھا ہے کہ پہلی مال میت سی بقدر تخمینہ وجب کے



# مقدمہ ثالثہ در بیان احکام حجب

بعضی فرمایا کہ اگر کسی نے حجب نہ کیا تو اس کا عذاب ہے اور اگر کسی نے حجب کیا تو اس کا اجر ہے۔

نکاح الا جائیگا پھر دین پر وصیت بعد اوسکی باقی مال تقسیم کیا جائیگا اور یہ  
 پر اور یہ ترتیب جماع و سنہ سی مفہوم ہوتی ہے مقدمہ ثالثہ در بیان  
 احکام حجب و منع میں یہ فرق ہے کہ حجب مانع میراث سی  
 مطلقاً نہیں ہوتا بلکہ کبھی بعض فرض سی ہی مانع ہوتا ہے حجب سی  
 دو قسم میں اقل حجب سی فرض سی دوم حجب بعض فرض سی مانع  
 میں قاعدہ کلیہ یہی کہ اقرب مانع ابعد کا ہوتا ہے پس طبقہ اول  
 مانع طبقہ ثانیہ کا اور وہ مانع طبقہ ثالثہ کا ہے اور اولاد مانع اولاد  
 الاولاد کی ہی اور ولد مانع اخوة و اجداد اور اعمام اور احوال اور  
 اولاد کا ہی مگر زوج و زوجہ اولاد کی شریک ہو جاوے گی اور مانع  
 مانع ولد مانع کل ہے اور اخوة اور اولاد ان کی مانع اعمام و احوال کے  
 ہیں اور ابا و اجداد کے مانع نہیں اسلمی کہ وہ ہی جدین اور سلسلہ  
 اجداد میں ہی رعایت قرب ضرور ہے یہ طرح حکم اعمام و احوال  
 اور ان کی اولاد کا ہے اور اقرب بالا ہونے مانع متقرب بالا اب کا  
 ہی اور وارث نسبی مانع مولا کا یا اوسکی وارث کا ہی اور وہ مانع  
 خاص جریرہ کا اور وہ مانع امام کا ہی قسم دوم یعنی حجب بعض فرض

بعضی فرمایا کہ اگر کسی نے حجب نہ کیا تو اس کا عذاب ہے اور اگر کسی نے حجب کیا تو اس کا اجر ہے۔

بعضی فرمایا کہ اگر کسی نے حجب نہ کیا تو اس کا عذاب ہے اور اگر کسی نے حجب کیا تو اس کا اجر ہے۔



دو طرح پر ہے ایک جہت لہ و دیگر عجب نحوہ بیجا جہت  
 ولد مرد ہو یا عورت ابوین کا سدس سی زیادہ کا حاجب ہو گا  
 مگر یکہ نسبت واحد یا بنتین یا زیادہ احد الابوین کی ساتھ ہوں  
 تو مانع نہوں گے یعنی واحد الابوین پر بھی ہوگی جیسے بنت یا بنتین  
 پر ہوتی ہے اور زوج و زوجہ کو حاجب ہو گا نصیب اعلیٰ سے  
 زوج و زوجہ کے تین چال ہیں ایک یہ کہ اولاد یا اولاد اولاد ہو  
 پس زوج کا حصہ بی بی اور زوجہ کا ثمن دوسرے یہ کہ اولاد  
 یا اولاد اولاد نہ ہو پس زوج کا حصہ نصف بی اور زوجہ کا راجع  
 تیسرے یہ کہ کوئی وارث نسبی بی بی نہ ہو پس زوج کو نصف ملک  
 اور با او سپر ہو جائیگا اور زوجہ کو راجع ملک اور زوجہ پر رد ہو  
 کئی قول ہیں ایک یہ کہ رد ہوگی دوسرے یہ کہ نہوگی تیسرے  
 یہ کہ غیبت امام میں رد ہوگی اور وجود امام میں نہوگی اور حق  
 یہ ہی کہ او سپر رد نہیں بیجا جہت نحوہ اخوة مانع ہوتی ہیں  
 ماد میت کی زائد عن السدس سی اگرچہ خود میراث نہیں ہے یا  
 بشتر یا اربعہ اقل دو مرد ہوں یا ایک لود و عورتین یا چار عورتین



و دوم کافر یا غلام نہون اور ظاہر یہی کہ قاتل ہی نہون سوم  
 باپ موجود ہو چارہم برادران پدری و مادری یا برادران  
 پدری نہون اور یہی شرط ہی علی الاطلاق کہ مفصل نہون  
 کل میں نہون اور اولاد انہو یا خشی لوگ کم از چار مانع نہیں  
 مقدمہ رابعہ در بیان مقادیر سهام حسی جو کتاب میں  
 بیان ہوئی ہیں میں نصف رابع و من ثلثین و ثلث و ثلث  
 نصف حصہ میں خصوصاً کہ اول زوج اگر ولد نہوا اگرچہ پست  
 دوم نصیب بنت واحدہ سوم خواہر پدری و مادری یا خواتم  
 پدری و رابع سہم و خصوصاً کہ اول زوج کا ہی مع اولاد  
 اگر پست ہو و دوم زوجہ کچھ عدم الولد اور شہن سہم زوجہ  
 ہی مع الولد اور ثلثین سہم و خصوصاً کہ میں اول سہم و ثلث  
 یا زیادہ کا و سوم خواہر برادران پدری و مادری یا پدری کا و نہون  
 یا زیادہ ثلث سہم و خصوصاً کہ میں اول سہم یا نکاح ہی اگر  
 کوئی حاجت اولاد اور انہو سی و سوم سہم مستعد کا ہی کل الام  
 کی و سہم میں خصوصاً کہ اول اب و بن کا ساتھ والا

مستند لاہور  
 محمد امجد علی شاہ

MS. No. 1431



دوم سہم ہر ماہ مع الحائضہ سووم سہم کلاۃ الام اگر واحد ہو مرد ہو  
یا عورت اجتماع و نفوذ عدم اجتماع نصف نصف کی ساتھ جمع ہوتا ہے  
مثلاً ماہ ربیع الثانی و شوہر اور ربیع کی ساتھ جمع ہوتا ہے  
مثلاً بنت واحدہ اور شوہر اور ثمن کی ساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً  
زوجہ اور بنت واحدہ اور ثلث کی ساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً دو  
کلاۃ الام اور شوہر اور سدس کی ساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً ماہ  
ربیع الثانی اور ثمن کی ساتھ جمع ہوتا ہے اسلئے کہ عول ہمار  
مذہب میں نہیں ہی مثلاً دو نہیں اور شوہر میں ہماری مذہب میں  
نقصان آختین پر جو گناہ شوہر پر اور ربیع ثمن کی ساتھ جمع ہوتا  
مثلاً شوہر اور دو بیٹیاں اور ثلث کی ساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً  
زوجہ اور دو کلاۃ الام اور سدس کی ساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً  
زوجہ اور ایک کلاۃ الام اور ربیع ثمن کی ساتھ جمع نہیں ہوتا اور  
ثمن جمع ہوتا ہے دو ثلث کی ساتھ مثلاً زوجہ اور دو بیٹیاں  
اور سدس کی ساتھ مثلاً زوجہ اور ماں جبکہ اولاد میت کی ہو  
اور ثلث کی ساتھ جمع نہیں ہوتا اور ثلث میں کے ساتھ فیضا

۱۷  
جنتی جیکہ مان ہو  
اور اخوہ عینی یا اعلیٰ ہو  
پائی جانے ہوں  
اور باب کی اس کو  
جو جو ہو وہ چھوڑ  
اور صحت کس کو  
ایک ایک اور شے ہو  
میں نے کہا کہ تمہارا  
خمس کے لئے کیا ہوئی



جمع نہیں ہوتا اگر یہ سہجہاں جمع ہو جائی مثلاً ابوین کے ساتھ  
 بعد و بعد پانی جاوین چنانچہ آئندہ بیان ہوگا اب دو باتوں کا جاننا  
 ضرور ہے اول ہمارے مذہب میں میراث بالتخصیب نہیں ہوتی  
 یعنی عصبہ کو میراث نہیں ملتی اور سنیوں کا مذہب ہے کہ وہ عصبہ یعنی اولاد  
 اہل قرابت کو مانند بیٹی اور بیہنجی و رہائی وغیرہ کے بعد دی میراث  
 وراثہ کی تقسیم کرتے ہیں اور ہمارے مذہب میں یہ بھی کہ جو تقسیم  
 فریضہ کے باقی رہتا ہے وہ انہیں وارثوں پر تقسیم کر دیتی ہیں اگر  
 کوئی وارث ایسا ہو کہ اس کا فریضہ نہ ہو اور وارث ہو سکتا ہو تو  
 بعد ادائی فریضہ اور ورثہ کے وہ باقی مال سب وہی دنگی مثلاً ابوین  
 اور زوج یا زوجہ کے مان کا فریضہ ثلث ہی اگر اخوة حاجبوں  
 اور زوج یا زوجہ کا حصہ ملی دنگی اور باقی سب باپ کو ملے گا اور اگر  
 اخوة حاجب ہیں تو مان کو سہ سال و زوج کو نصف اور باقی باپ کو  
 اور اگر وارث بعید ہے تو میراث نہ پائیگا بلکہ فاضل دیا جائیگا  
 پہلی غرض پر وہم و غول ہماری مذہب میں باطل ہی اسلئے  
 کہ عمل ہی کہ تعالیٰ وہ چھٹی فقرہ کرے جو اوپر مال میں ہو سکتی ہیں



اور سب ناقص ہوں اور یہی مراد ہے عول سی کہ سب رتوں پر  
 نقصان وارد ہو یہ سب بیوقوف کا ہی اور نابز مذہب شیعوں نقصان  
 نہ ہو گا مگر بنت پر یا بستین پر یا اوسپر جو متقرب بالابوین یا بالاب  
 یعنی اخت یا اخوات پر سوای متقرب بالام کی اور عول نہیں ہوتا  
 مگر زوج یا زوجہ کی مزاحمت سی مثال وکی یہی کہ ابوین ہوں اور  
 بنت اور زوج ہو اگر زوج نہ ہو تو فریضہ چہ سی ہوتا دوسرے زوج  
 اور نصف یعنی تین سہم بنت کو ملے اور ایک نہیں دو نو نہیں دے  
 ہو جائے اب وکیل کے سے مان باکر سہم بن نقصان ہو گا اور شوہر ہی بنا ہے  
 یہ بن نقصان کو یا وگیا اور بنت بن نقصان ہو گا یہ فریضہ بارہ ہو گا دوسرے یعنی دو  
 سہم ابوین کو ملیں گے اور ربع یعنی تین سہم شوہر کو ملیں گے اور پانچ سہم  
 دختر کو ملیں گے اب دختر کا حصہ نصف سی کم ہو گیا کہ نصف بارہ کا چہ  
 اور اوسکو پانچ ملتی ہیں مقصد اول در بیان میراث تھا  
 صاحبان نسب کے تین مرتبہ ہیں مرتبہ اولی ابوین اور اولاد  
 اگر چہ پست ہوں اگر باپ تھا ہو تو سب مال و سکو ملیگا اور اگر پیاں تھا  
 ہو تو سب مال و سکو پہنچے گا ثلث فرما اور باقی رذا اور دونوں

مقصد اول در بیان میراث تھا

بیان میراث طبقہ اولی



ثلث باکو اور باقی باپ کو پہنچے گا اگر صاحب نکاح نہ ہو ورنہ سدر  
 ملے گا اور باقی باپ کو اور اخو کو کچھ نہ پہنچے گا اور بیٹیا تنہا ہوں  
 ملال و سکو ملے گا اور کئی بیٹی ہوں تو سکو برابر ملے گا اور دو حشر تنہا  
 ہوں تو نصف فرما اور باقی ردایا کی اور کئی بیٹیاں ہوں تو  
 وراثت فرما اور باقی ردایا ملے گا اور ذکر وراثت مجتمع ہوں تو  
 مرد کو دو ونا عورت سی ملے گا اور اگر ابوبین یا احد بھائی اولاد کے ساتھ  
 یا بی بی جائیں تو ہر ایک کے ابوبین سی سدر اور باقی اولاد کو بطور سابق  
 ملے گا اور زوج یا زوجہ ہی ہوں تو اولاد کو حصہ دے دی اور ابوبین کو دو سدر  
 اور باقی اولاد کو ملے گا اور ابوبین کے ساتھ ایک حشر ہو تو اولاد دو نو نکو  
 سدر وراثت کو نصف و باقی رہے ہو گا سب انعاما اگر صاحب  
 مان کی ہوں ورنہ اربابا اور اگر زوج ہوں تو اولاد کو سب ملے گا اور  
 نقصان بنت پر ہو گا اور اگر زوجہ ہو تو سب اولاد کو ملے گا اور باقی  
 بنت و ابوبین پر ہو گا انعاما یا اربابا اور اگر دو بیٹیاں یا زوجہ  
 ہوں تو ابوبین کو دو سدر و بیٹیاں کو وراثت ملے گی اور اگر زوج  
 یا زوجہ کی ساتھ بی بی جائیں تو ہر ایک کے سکا و فریضہ ملے گا لیکن



بیٹوں کی حصہ میں نقصان ہو جائیگا اور بیوی کی سائہ زوجہ  
 تو نصف ہو سکے اور ثلث ما نکاح عدم الحجاب ورسد مع کتاب  
 اور باقی باپ کو اور اگر زوجہ ہو تو ربع ہو سکے اور ثلث ما نکاح ورسد  
 اور باقی باپ کو ملے گا تنہا اولاد والا اولاد قائم مقام اپنی بیوی  
 امتحان کی ہوتی ہے اور انہیں اقرب بلع بعد کا ہی پس پوتا مانع  
 اجداد و اخوة اور اعمام و احوال کا ہی اور پردہ تا ہی ہوتی ہے  
 حصہ نہ پاوی گا اور ہر ایک کو اپنی باپ یا ما کا حصہ ملے گا پس نواسا  
 اپنی مان کا یعنی بنت کا حصہ پائیگا مرد و عورت اور وہ نصف  
 ہی اگر تنہا ہو یا بیوی کی سائہ ہو اور ورسد ہوگی مثل بنت کی  
 اور پوتا اپنی باپ کا حصہ پائیگا اگر تنہا ہی سب لے لے گا اور بیوی بزرگ  
 یا زوجہ کی سائہ و نکاح فریضہ سے جو باقی رہے گا وہ پائیگا اور اگر پوتے  
 اور نواسی ہوں تو پوتے کو دو ثلث اور نواسوں کو ایک ثلث  
 ملے گا اور زوج یا زوجہ ہی ہوں تو حصہ دلی او کو ملے گا اور باقی  
 دو ثلث ولاد ابن کے اور ایک ثلث ولاد بنت کا ہوگا اور  
 نواسون میں مرد کو دو و ناعورت کا ملے گا جیسے پوتے و نین ہوتا ہے



اور بعضی فقہانی کہا ہی کہ تقسیم نواسو نہیں برابر ہوگی لیکن یہ مذہب  
 شرک ہی اور ولد اکبر کو جوہ لیگا اوی سے چہ حکم خاص ہی مراد  
 جوہ ہی ثابت ن بیت اور اکثر اور سیف و مصف ہی اور اوی کی زوہ  
 تھا روزہ و نماز پر کی ہی اور شرط جوہ یہی کہ مخون و فاسد  
 نہو بنا بر شہور کی اور ریت نی اوی کی سوا کوئی اور مال چوڑا ہو  
 ورنہ جوہ ہوگا اور ولد اکبر عورت ہو تو ہی جوہ اوسکو ہوگا بلکہ  
 واکور سے ولد اکبر کو لیگا اور جد و جدہ کو ابون کی ساتھ سیرت نہیں  
 ملتی لیکن اونی کو مستحب ہی کہ طہرین یعنی جد و جدہ کو سس ملن  
 جب نکاح سے سس سی زیادہ ہو پس ان اپنی جد و جدہ کو اوڑیا  
 اپنی جد و جدہ کو طہر سے اگر ابون کو زیادہ سس ہی ملا ہو فقط  
 مرتب ثانیہ اور یہ و مصنفین اول اخو و و م احمد  
 اور اس مرتبہ میں اقرب ایک صنف کا مانع ابعد صنف آخر کا نہیں  
 ہوتا لیکن اقرب ایک صنف کا مانع ابعد کو اس صنف کی ہی حب  
 برادر یعنی تنہا ہو سبیل پائیگا اور بہائیوں کی ساتھ علی الاستویہ اور  
 بہنوں کی ساتھ و گناہی پائیگا اور اگر خواہد یعنی تنہا ہو تو

۱۹  
 بیان ہوتا ہے کہ بعض فقہانین نے کہا ہے کہ تقسیم نواسو نہیں برابر ہوگی لیکن یہ مذہب شرک ہی اور ولد اکبر کو جوہ لیگا اوی سے چہ حکم خاص ہی مراد جوہ ہی ثابت ن بیت اور اکثر اور سیف و مصف ہی اور اوی کی زوہ تھا روزہ و نماز پر کی ہی اور شرط جوہ یہی کہ مخون و فاسد نہو بنا بر شہور کی اور ریت نی اوی کی سوا کوئی اور مال چوڑا ہو ورنہ جوہ ہوگا اور ولد اکبر عورت ہو تو ہی جوہ اوسکو ہوگا بلکہ واکور سے ولد اکبر کو لیگا اور جد و جدہ کو ابون کی ساتھ سیرت نہیں ملتی لیکن اونی کو مستحب ہی کہ طہرین یعنی جد و جدہ کو سس ملن جب نکاح سے سس سی زیادہ ہو پس ان اپنی جد و جدہ کو اوڑیا اپنی جد و جدہ کو طہر سے اگر ابون کو زیادہ سس ہی ملا ہو فقط مرتب ثانیہ اور یہ و مصنفین اول اخو و و م احمد اور اس مرتبہ میں اقرب ایک صنف کا مانع ابعد صنف آخر کا نہیں ہوتا لیکن اقرب ایک صنف کا مانع ابعد کو اس صنف کی ہی حب برادر یعنی تنہا ہو سبیل پائیگا اور بہائیوں کی ساتھ علی الاستویہ اور بہنوں کی ساتھ و گناہی پائیگا اور اگر خواہد یعنی تنہا ہو تو



فرضاً اور نصف تو اور دو یا زیادہ ہوں تو وراثت فرماتا  
 اور باقی ردّ اور عینی کی ساتھ علاتی کو نہ ملے گا اور بی او کی ملے گا  
 اور تفصیل سی جو بیان ہوئی اور اخیانی لکھت تو او سکوسدیں  
 اور باقی ردّ او ملے گا اور متعدد کو ثلث فرضاً باقی ردّ او برابر ملے گا  
 یا عورت اور اگر کسی طرح کی پہائی مجتمع ہوں تو کلالہ الام کو اگر واحد  
 تو سدرل و متعدد ہی تو ثلث ملے گا اور باقی مستقرب بالابون  
 اور تفصیل سی جو مذکور ہوئی اور جدا کرتے ہو تو سب بال و سکولے  
 پدری ہو یا مادری اس طرح جدہ اگر جدا و اب نام مجتمع ہوں تو مستقرب  
 بالام کو ثلث بالتویہ ملے گا اور مستقرب بالاب کو وراثت مرد کو دو گنا  
 عورتی اور اگر اخوة اخیانی کی ساتھ جد و جدہ مادری مجتمع ہوں  
 وہ سب اوی حصہ پائینگی ایک ثلث ہیں و اگر جد و جدہ پدری  
 اخوة عینی یا علاتی کی ساتھ مجتمع ہوں تو جد کو ثلث ایت کی دوا  
 اور جدہ کو ثلث ایت کی اکھرا اور کلالہ الام ہی پنا حصہ پاوگا اور  
 زوج یا زوجہ کو حصہ علی ملے گا اخوة کی ساتھ متفق ہوں یا مختلف  
 اگر مشارکت زوج یا زوجہ ہی نقصان ہو تو مستقرب بالابون

خلاصہ  
 ایک کتاب اخوة  
 اجداد کا ہونا  
 پر کو ثلث  
 وراثت درجہ  
 پر کو ثلث  
 عینی بالابون  
 انکس اور  
 مادری مستقرب  
 مادری انکس  
 علی مستقرب  
 جد و جدہ  
 مادری کی ایک  
 وراثت یا اخوة  
 مادری حصہ  
 سب او حصہ  
 انکس ملے گا  
 اجداد کو حصہ  
 انکس یا اخوة  
 وراثت ہو



جیسی زوج اور ایک کلالہ الام اور اخت عینی اور اگر فاضل ہو تو  
 ایک کلالہ الام اور اخت عینی کی تو اخت عینی پر خاتمہ رد ہوگی اور  
 ایسی صورت میں اخت علاتی پر خاتمہ رد ہوگی یا خلاف ہی  
 بعضوں نے کہا ہے کہ اوی پر رد ہوگی اسلئے کہ اوپر نقصان  
 ہی واقع ہوتا ہے اور حدیث میں وارد ہے اور بعضوں نے کہا ہے  
 رد کلالہ الام اور کلالہ الاب و نوں پر ہوگی بابت اوی درجہ کے  
 اور تاہم اسما اور یہ مذہب اب لی ہی اور برادر خیانی اگر ابن  
 عینی کی ساتھ مجمع ہو تو خیانی کو میراث ملی گی کہ وہ اقرب ہے  
 اور ابن شاذان رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ سراسر اسکو اور باقی  
 برادر ازہ عینی کو ملے گا اور یہ مذہب ضعیف ہی مسئلہ اجداد  
 اگر مجمع ہوں بہنی واد و اوی اور نانانی باپ کے اور یہی بیان  
 مان کی جانب سے تو اجداد ام کو ثلث ملے گا اور چار حصہ برابر ہو  
 اور اجداد اب کو دو ثلث پہاوی کی تین ثلث کر ثلثی دو ثلث واد  
 وادی کو باپ کے دہلی مرد کو دو گنا عورت کا اور ایک ثلث با  
 نانانی کو وہ ہی مرد کو دو گنا عورت کا چھتہ سیم برابر شیخ کی



پس اصل فریضہ تین سے ہے وہ منکسر فریقین پر ہی اور عدد ہمام  
 اجداد اب کا نو ہی اور عدد اجداد ام کا چار اور نو اور چار میں سے  
 ہی پس چار کو نو میں ضرب یا چھتیس ہوئی اور سکونتین جو اصل فریضہ  
 ہی ضرب یا ایک سو تین ہوئی چھتیس اجداد ام کو دینی نو نو ہر شخص کو  
 ملین گے اور بہتر اجداد اب کو او نہیں ہی اثنائیس دادا دای کو تبا  
 ملین گے بتیس دادا کو اور سولہ دادی کو اور چوبیس نانا نانی کو با  
 ملین گے سولہ نانا کو اور آٹھ نانی کو خاتم اولاد اخوہ و جوا  
 اپنی آباؤ اُمہات کی قائم مقام ہوتی ہے جب نہون اور ہر شخص  
 اپنی سورت کی میراث پاتا ہی پس اولاد اخت واحدہ کو نصف  
 مال ملے گا جو نصیب ان کی مانگا ہے اور اولاد اختین کو ثلثین ملین گے  
 اور جو مال بچ رہی وہ ہی اولاد اخت یا اختین پر رہے گا اسطرح  
 اگر مشارکت زوج یا زوجہ ہی نقصان واقع ہو تو بھی اولاد اخت یا  
 اختین پر ہو گا اور اولاد اخت اپنی پکے قائم مقام ہوگی اور اگر اولاد  
 کلازہ الایین نہون تو اولاد کلازہ الای کے اوکی قائم مقام ہوگی  
 اور اولاد برادر خبیاتی کو سس ملے گا اور دو برادر خبیاتی کی اولاد



ثالثاً تو تقسیم حسب طرح اخوة یا اخوات میں بیان ہوئی اور سبطین  
 ان کی اولاد میں ہی اور اگر کئی قسم کی بیانیوں کی اولاد مجتمع ہو تو اولاد  
 کلام الام کو ثلث اور اولاد کلام الابین کو دو ثلث اور کلام الابرار  
 ہو جائیگا اور اگر زوج یا زوجہ مجتمع ہوں تو ان کو حصہ اعلیٰ ملے گا اور  
 بالام کو ثلث ملے گا اگر اولاد متعدد کی ہو اور سب سے اگر اولاد واحد  
 ہو اور باقی اولاد کلام الابین کو اور وہ ہوں تو اولاد کلام الاب  
 ملے گا اور خاص کلام الاب کے اولاد پر رد ہو نہیں جبکہ اولاد کلام  
 ہی باقی جائے تو وہی جیسا کہ سابق میں مذکور ہوا اور اگر اجداد  
 ساتھ ہوں تو ان کو ہی حصہ ملے گا جیسا بیان ہو چکا ہے مرتبہ ثانی  
 ان کی ہی جو نفیس ہیں اول اعظم و وہم احوال لیکن بیٹے و نون  
 حکم صنف حاضرین میں پرانے ایک صنف کا مانع اجد صنف آخر کا ہونا  
 پس ہم اگر تمنا ہو سبیل پائمانی اور اسلام کی ساتھ علی السوئے تقسیم  
 ہی تو یہی حکم ہے کہ ہی اور اگر اعمام و عفات مجتمع ہوں تو مرد کو دو  
 عورت کا ملتا ہی و اگر کئی قسم اعمام ہوں تو ہم مادی واحد کو  
 اور متعدد کو ثلث ملتا ہی و میں مرد و عورت برابر ہیں اور با اعمام

وایستادگی و استقامت  
در این راه و در این کار  
و در این مقام و در این منزل  
و در این دنیا و در این آخرت  
و در این عالم و در این دهر  
و در این زمان و در این روز  
و در این شب و در این ماه  
و در این سال و در این قرن  
و در این صدها و در این هزارها  
و در این بیست و دو هزار و سیصد و پنجاه و سه سال  
و در این یک و نیم قرن و در این یک و نیم سده

پایان سخن



للابوين کونساہی للذکر مثل خط الانثیہین وراعم الام لاب کونہ ملیگا  
 اگر اعمام للابوين نہ ہوں تو عم پیری میراث پائیگا مثل عم پیری و سادہ  
 اور بن عم ساتھ عم کی میراث نہ پائیگا اور نہ کوئی ابد اور کے ساتھ میراث  
 پائیگا اگر ایک مسئلہ واحدہ اجماعیہ میں وہ یہ ہے کہ ابن عم للابوين <sup>ساتھ</sup> ہوں  
 عم للاب کے پس ابن عم میراث پائیگا جب تک یہی صورت ہی اور  
 اگر کچھ یہی صورت بدل جائی تو یہ حکم ساقط ہو جاوے گا مثلاً خال  
 یہی پالا جاوی تو ابن عم محروم میراث سے ہوگا اور اگر خال نہ ہو  
 یا خال تو میراث اوکو ملے گی اور اگر مجتمع ہوں مرد و عورت برابر ہونگی  
 اور اگر کئی قسم کے ہوں تو متقرب بالام کو سند حدت میں اولیت  
 تعدد میں ملے گا مرد و عورت برابر ہونگے اور باقی متقرب بالابوين  
 ملی گا علی التوین یا برتھب ہوا اور متقرب بالاب ساقط ہوگا مگر جبکہ  
 متقرب بالابوين نہ ہوں اور اگر اعمام و احوال مجتمع ہوں تو احوال کو ثلث  
 اگرچہ واحد ہو لیگا مرد ہو یا عورت اور اعمام کو دو ثلث اگرچہ ایک ہو  
 مرد ہو عورت اور اگر خال کئی قسم کے ہوں تو اوکی حصہ یعنی ثلث کی میں  
 ثلث کرے گی اور نہیں ہی متقرب بالام کو سند حدت میں اولیت تعدد

۵  
 حدت متقرب بالابوين



لیگا بالسویہ اور دو ثلث متقرب بالابون کو لیگی اور باقی یعنی دو  
 ثلث اسل امام کو تفصیل سابق لیگی اور اگر عم و عمہ و خال و خالہ باقی  
 اور یہی چاروں مانگی جانبی ہوں تو شیخ ابو جعفر طوسی رہی  
 کتاب نہایہ میں فرمایا ہی کہ تقرب بالام کو ثلث لیگا علی السویہ  
 اور تقرب بالاب کے دو ثلث پہر او کی میں ثلث ہوگی ایک خال  
 خالہ پری کو علی السویہ اور دو ثلث عم و عمہ اب کے مرد کو دو گنت  
 پس ان دو ثلث کی بھی میں ثلث ہوئی دو مرد اور ایک عورت کو  
 لیگا اور اسل فرضہ فقہین میں سے ایک قریبہ اور دو قریبہ کو  
 یہ دو نوٹنگ فریقین پر میں اور عدد و سهام اقربہ مادر چار میں اور  
 مرد و سهام اقربہ پدر نوٹ میں اور ان دو نوٹ میں تباین ہے  
 پس جو کو چار میں ضرب در چھتیس حاصل ہوئی او حاصل کو  
 میں ضرب دیا ایک سو آٹھ ہوئی اور میں سے چھتیس اقربہ مادر  
 لیگی نوٹ تقسیم پانگی اور پھر اقربہ پدر کو ہر طرح کہ چھتیس خال  
 خالہ پری کو دینی بارہ بارہ برابر تقسیم ہوئی اور ارنائیس عمہ  
 عمہ کی کو او میں سے ایک ثلث یعنی سولہ عمہ کو اور دو ثلث



یعنی تیس گنم کو چھوٹے اب جانتا چاہیے کہ اعمام و عجات اور  
 احوال و حالات میت اور اولاد انکی اگرچہ پست ہوں ولی بین  
 اعمام و احوال بیا ام ہی بلکہ یہ لوگ اوست سیرت یا منگی حب  
 اعمام یا احوال میت ہوں اور اس طرح ہر طبقہ میں یا قرب ولی ہے  
 بعد سے اور اولاد اعمام متفرقین کی اپنی ابا کی سیرت یا قی ہی پر  
 اعمام مادر کو وحدت میں سے اور تعدد میں ثلث ملگیا اور باقی  
 ابناء عم و لاہوین کو علیٰ ہذا القیاس احوال میں اور رواج یا زوجہ کا  
 اعمام و احوال کی ساتھ علی ملگیا اور اولاد خود کا حکم انکی ساتھ ہے  
 جو حکم احوال کا ہی ہے و جب کو بی احوال و بی اعمام کی ساتھ حصہ زوجہ  
 ملگیا اور اولاد احوال کو ثلث اصل اور باقی اعمام کو مقصد شد  
 در بیان میرا سبب احکام ازواج زوجہ چنانکہ جو ہر  
 بی وارث ہوتی ہے اور اس طرح شوہر اگرچہ ہم بستر نہ ہوئی ہو  
 اور اگر مطلقہ رجعیہ ہو تو او نہیں توارث ہوگا اگر کوئی زمین یا مال  
 عدہ میں مر جاوی کہ وہ حکم زوجہ میں ہی اور مطلقہ بطلاق یا تنہا  
 نہیں پاتی اور اس کی منہ کو کہ سے شوہر کو میراث ملتی ہی اس طرح و

خانہ اولاد خود  
 نام و سبب اولاد کو  
 کہنے میں اور اولاد  
 چاہے جو  
 اولاد کو کہتے ہیں

نقص دوم در بیان احکام ازواج



عورت جسکو تین بار طلاق دیا ہوا اور وہ عورت جسکو شوہر  
 طلاق دیا ہوا اور دخول نہ کیا ہوا اور وہ عورت جو سن یا س  
 پہنچی ہو اور وہ عورت جس سے خلع اور مباراھوق ہوئی ہو اور  
 اس طرح جو عورت عدہ و شہد یا عدہ و نکاح میں ہو اور زوجہ  
 اولاد ربع حصہ لے گا اور ساتھ اولاد کے ثمن ایک ہو یا زیادہ سب سے  
 ثمن میں یا ربع میں شریک ہوگی اور صغیرہ کا نکاح اگر باجارت و  
 تومیراث یا بیگی مال زوجہ سی اور زوج اوس سے اور اگر زوجہ ذات الولا  
 تو ستر و کہ شوہر سی ہر چیز میں حصہ اوسکو ملے گا اور غیر ذات الولد زمین  
 میراث نہ یا بیگی اور قیمت آلات و اسنیہ کی اوسکو بیگی نہ عین یا و  
 اور بعضی ملکانی کما ہی کہ کسی چیز سے محروم نہ ہوگی سوای گھروں کے اور  
 سکنو کی اور سید مرتضی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ زمین کی قیمت کیا  
 اوس قیمت سی حصہ اوسکو دیا جائیگا اور قول قول ظہری اور  
 نکاح میں شرط ہی سو قیمت پس اگر مرض میں مر جاوی اور ہم بستہ نہ ہو  
 تو عقد باطل ہوگا اور مہر اور میراث دونوں نہ ہو بیگی چنانچہ روای  
 دارقی مقصد سوم در بیان احکام میراث بالولا اوسکی تین

MAAB 1431

فقہ حنفی  
 میراث



قسم اول ولاعتق بی جو آقا اپنی غلام کو آزلو کری پھر قائلو  
 مرجائی تو قسم بی آقا اوسکا وارث ہونامی بچہ شرط اول یہ کہ بے غا  
 آزاد کیا ہو یعنی کسی کفارہ میں آزاد نہ ہوا ہو دوم یہ کہ اوسکی ضمانت  
 سی آقائی برات نہ کی ہو سیوم یہ کہ آزاد کو کوئی وارث نہ ہو  
 اگر آقا اپنی غلام کی تکمیل کری یعنی اوسکی مالکان کاٹ ڈالی مثلاً تو  
 اوسکی مال میں میراث ہوگی اور وارث نہی کی ساتھ میراث نہ ملے گی  
 لیکن زوج یا زوجہ ہو تو بعد سہم زوجیت باقی آقا کو ملے گا یا جو اوٹلے گا  
 مقلم ہو اور بعد اجتماع شرط قسم کو اوسکی میراث ملے گی اور اگر کسی اوسکی قابل تو  
 سب میراث میں شریک ہونگی مرد و ہون یا صورت اور اگر آقا نہ ہو تو اوسکی  
 میراث میں اختلاف ہی بعضی علمائی فرمایا ہی کہ اوسکی اولاد ذکور و انثا  
 میراث پائیگی اور یہ مذہب ابن بابویہ علیہ الرحمہ کا ہی در شیخ ابو جعفر  
 طوسی نے ہی کتاب خلاف میں ہی حکم دیا ہے اگر اٹا مرد ہی اور اگر عورت  
 ہی تو اوسکی اہل وراثت کو میراث ملے گی نہ اولاد کو اور شیخ مفید نے کہا ہے  
 کہ میراث ذکور کو ملے گی نہ انثا کو اور اگر اولاد ذکور نہ ہو تو اوسکی اہل وراثت  
 اور شیخی بنایہ میں فرمایا ہی کہ اگر قسم مرد ہی تو اولاد ذکور کو ملے گی نہ انثا



اور اگر عورت ہی تو اس کی اہل قرابت کو اور پس فحان پر و آیا صحیح ہے  
 کہ بی بی اور میراث و لایین بی بی و اولاد و ہا و ارث ہوگی بغیر اور  
 اقربا کی اور اولاد و اولاد و قائم مقام اپنی با و انتہات کی ہوگی مثل  
 میراث نس کے اور بعد طبقہ اولی کی طبقہ ثانیہ یعنی خواہ و اجداد و ارث  
 ہوگی اور خلوات کی میراث بن مرد ہی لیکن پھر میراث ہی کہ و لاش  
 نس کے ہی اور بعد طبقہ ثانیہ کی تمام و عمت و اولاد و اولی و ارث  
 ہوگی اور اقربا بعد پر مقدم ہو و گیا اور برادران و خواہران با و بی  
 اور انہو ان خلالات و زمانانی و ارث و لای کی نہیں ہو سکتی اور اگر  
 کی قرابت میں گنج نمی ہو تو انکا آقا میراث پائیگا اور وہ ہو تو آقا  
 آقا کی اقربا پر بی میراث پائیگی نہ ماوی اور آقا کی مال میں میراث  
 آزاد کو نہ ملے گی اور کوئی وارث آقا کا نہ ہو تو اس کی میراث امام کو ملے گی  
 اور و لای و عمت کی بیج و بی بی نہیں ہو سکتی **تسم و حکم و لای**  
 ہر مرد جو شخص کسی کا ولی ہو اور ضامن کسی خطا و حیرہ کا ہو تو یہ  
 صحیح ہی و اس کی سب سے میراث حاصل ہوتی ہے لیکن ضامن کے  
 اولاد و اقربا کو یہ لایست نہیں حاصل ہوتی اور ضامن نہیں ہو سکتا



مگر اوسکا جیسپر کی ولادت ہو سکے یا اوسکا جسکا کوئی ہرگز وراثت نہیں ہے جب تک  
 وراثت کسی ہی نہ ہوگا اور حق ہی نہ ہوگا تبضامن جریرہ کو میراث ملے اور زوج یا زوجہ  
 حلالی ملے اور جب تک تو امام اوسکا وراثت ہوگا اور سیم سوم و لکھن پر امام موجود  
 ہو تو مال و سکا ہی جو چاہی وہ اوس مال کو کری و جناب میراث  
 علیہ السلام اوس مال کو فقرا ربلد و ضعیف ہمسایہ کو تبرعا دی ہی اور  
 اگر امام غائب ہو فقرا و مساکین کو تقسیم کیا جائیگا اور غیر سلطان  
 حق کو نہ دیا جائیگا مگر خوف تغلب لو احق میں چار فصلین میں  
 اول بیابان اولد ملا عنہ و ولد الزنا ولد ملا عنہ کی وراثت  
 اوسکی ولاد اور اوسکی مان بن مان کو سدا و رباقی اولاد کو بیچکا  
 مرد کو و حتمی اور عورت کو ایک اور اولاد نہ ہو تو مان کو سدا و رباقی  
 اور باقی رد ایہو بیچکا بنا برت ہو کی اور باکو اوسکی متروکہ کی  
 کچھ نہ ملے اور نہ اقربا پروری کو اور نہ اوسکو باپ کی متروکہ سے  
 میراث ملے اور اقربا پروری و سکی وراثت ہوگی اور زوج و زوجہ  
 اپنا اپنا حصہ علی یا اولی یا بیگی اور تقسیم اوسکی متروکہ کی مثل تقسیم  
 سابق کی ہوگی اور اگر باپ و سکا بعد نکاح کی قرار دلتی کر

احکام میراث اولد ملا و ولد الزنا



تو ولد ملا عنہ او سکی مال سی میراث پاویگا لیکن باپ کو میراث نہ ملے گا  
 اسلی کہ او سکی طرف سی نسبتاً منقطع ہو گیا اور میراث ولد ملا عنہ  
 اقرار کی ہی اور صورت اقرار میں اقربا پروری کا ولد ملا عنہ وارث  
 نہ ہو گا بنا بر اظہر کی اور ولد الزنا کی مال سی مان باپ یا انکی شریک  
 کوئی میراث نہ پاویگی اور نہ وہ اون لوگوں سے میراث پائیگا اور  
 زوج یا زوجہ او سکی مال سی حصہ اعلی یا ادنی پائیگی اور اولاد او سکی  
 ہوگی تفصیل سابق اور اولاد نہ ہو تو امام وارث ہوگا **فصل دوم**  
 در بیان میراث خونی جس شخص میں علامت مرد و عورت دونوں کی ہو  
 تو میراث میں باعتبار اوس علامت کا کرنگی جس سی پیش آتا ہو اگر  
 دونوں سے آتا ہو تو جس سی پہلی آدی اوسکا اعتبار ہوگا اور اگر دونوں  
 برابر آوی تو جس سی اخیر میں منقطع ہو اوسکا اعتبار کیا جاوے گا بنا  
 مذہب اکثر فقہاء اور اگر دونوں علامتوں برابر پیش آتا ہو اور برابر ہوں  
 ہو تو ابو حنیفہ سلمانی مختلف کیا ہی شیخ ابو جعفر طوسی حرانی کتاب  
 میں فرمایا کہ قرعہ ڈالا جائیگا اور اوس پر عمل کیا جائیگا اور اگر بجا زو  
 میں فرمایا ہی کہ نصف میراث مرد اور نصف میراث زن اوسکو دینا

بازو میراثی



اور یہ مذہب مختار صاحب شرائع ہی اور بعض روایت کو بھی زائد  
 اور شہور در میان علماء امامیہ ہی اور جناب شیخ مفید رہ اور سید  
 مرتضیٰ علم الہدیٰ فی فرمایا ہی کہ اوکی اضلاع کا شمار کیا جاوے گا اگر وہ  
 پہلو برابر ہین تو وہ عورت ہی اور اگر مختلف ہین تو وہ مرد ہی ہوتا  
 خنثی اگر تنہا ہی تو سب مال پاویگا اور اگر متعدد ہی تو یا تو کئی جا  
 بنا بر قول دل کی یا اضلاع کا شمار ہوگا بنا بر قول سوم کی پس اگر  
 سب ہون یا عجبات تو مال علی التوقیع قسم ہوگا اور اضلاع  
 ہی تو مرد کو دو حصتی اور عورت کو ایک حصہ ملیگا اور بنا بر مختار نصف  
 سب کو مال برابر ملیگا اگرچہ خنثی ہون بسبب تباوی استحقاق کے  
 اور اگر خنثی کی ساتھ کوئی مذکر بھی ہو تو بنا بر مختار نصف خنثی کو  
 نصف نصیب دے اور نصف نصیب ن ملے گا لیکن اسکی تقسیم  
 دو طریقے ہو سکتی ہین طریق اول جو مختار بعض فقہا کا ہی یہ ہے کہ  
 مرد کو چار حصے اور خنثی کو تین حصے ملین گے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ صورت  
 احتمال نوشت خنثی اقل عدد جس سی نصف پیدا ہو سکتا ہی دو ہے  
 اور صورت احتمال کورت اقل عدد کہ جس سی استخراج نصف ممکن ہوگا



اگر کسی مرد کو دو بیویاں ہوں اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے اور دوسری بیوی سے نکاح کرے  
 اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے اور دوسری بیوی سے نکاح کرے اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے  
 اور دوسری بیوی سے نکاح کرے اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے اور دوسری بیوی سے نکاح کرے

پس مجموعہ خشتی و لواتحتمالو سپر حیرہ ہم ہی اور نصف و سکا میں  
 ہم خشتی کو دینگی اور مرد کو ہر احتمال میں چار دینگی پس فریضہ ان  
 شخصوں کا بنا براس قاعدہ کی سات سہم سی ہوگا اور اگر خشتی کی سات  
 دختر ہو تو دختر کو دو سہم اور خشتی کو تین سہم ملینگے اسی تفصیل سی جو  
 ہوئی طریق دوم جو مختار اکثر محققین کا یہی ہے کہ فریضہ دو بار  
 ہوگا ایک بار مرد فرض کیا جائیگا اور ایک بار عورت اور دونوں خصوصاً  
 اوسکو ملے گا اور مرد کو ہی دونوں فریضوں کا نصف ملے گا اور طریقہ اول  
 یہی کہ ایک ایسا اقل عدد ہو نہ جائے گا کہ جس سے ایک  
 فریضہ تقسیم ہوگی اس مختار ایک فریضہ کا دوسرے میں ضرب یا جا جائے  
 تاکہ وہ عدد حاصل ہو جس میں مثال میں ایک بار دونوں کو نہ کر فرض  
 کیے گی اور ایسا عدد طلب کیے گی کہ اوسکی یعنی نصف ہو اور نصف  
 اٹھتے چار ہی اور دوسری بار خشتی کو عورت فرض کرے گی اور  
 ایسا عدد ہو نہ میں گی کہ اوسکا ثلث ہو اور ثلث کا نصف ہو  
 یہی پس فریضہ اولی احتمال اول میں چار ہی اور فریضہ ثانی  
 احتمال ثانی میں چار ہی اور چہ اور چار میں توافق ہی پس

اگر کسی مرد کو دو بیویاں ہوں اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے اور دوسری بیوی سے نکاح کرے  
 اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے اور دوسری بیوی سے نکاح کرے اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے  
 اور دوسری بیوی سے نکاح کرے اور وہ ایک بیوی سے نکاح کرے اور دوسری بیوی سے نکاح کرے

MAR 14 31



ایک دوسری میں ضرب کرنگی بارہ حاصل ہوگی پس اگر خنثی مرد  
 ہی تو نصیب و سکاچہ ہے اور اگر عورت ہی تو نصیب و سکا  
 ثمت ہی یعنی چار پس مجموع نصیبیں دس ہوتی اور نصف و سکا  
 پانچ ہی پس پانچ اس مثال میں خنثی کو اور سات مرد کو ملے گی  
 اور اگر خنثی کی ساتھ انٹی ہو تب ہی تقسیم بارہ ہی ہوگی اور خنثی کو  
 سات اور عورت کو پانچ ملے گی اور اس طرح تقسیم میں رعایت  
 کیجاو گی اگر کوئی وارث اور ہی پایا جاوے لیکن اگر زوج یا زوجہ  
 انکی ساتھ پائی جاوے تو پہلی مسئلہ خنثی اور اسکی شرکا کا نکالا  
 جائیگا پھر فرضہ کو مخرج نصیب و حیت یعنی چار یا آٹھ میں ضرب  
 جو حاصل ہوگا وہی فرضہ سب کا ہوگا مثلاً اگر خنثی اور ابن بنت  
 کی ساتھ زوج یا ایجابائی تو پہلی مسئلہ اولاد کا صحیح کرنگی اس طرح کہ  
 بنا بر احتمال ذکریت خنثی فرضہ پانچ ہی ہوگا اور بنا بر احتمال انو  
 چار ہی اور چار و پانچ میں تباین ہی حاصل ضرب بجائے چار ہوگا اور  
 چونکہ خنثی کو نصف نصیبیں ملنا چاہیے اسلی میں کو دین ضرب  
 پالیس ہوتی اب تقسیم مسئلہ خنثی و دیگر اولاد کے صحیح ہو جائیگی







لئی حصہ باقی رکھا جائیگا اگر زندہ پیدا ہو تو اس کو ملے گا ورنہ  
 ورثہ منقسم ہو جاوے گا اور شیخ نے فرمایا ہے کہ اگر سیت کی ایک بیٹا  
 اور چھل ہی ہو تو بیٹی کو ایک ثلث اور چھل کی دو ثلث کہیں گے  
 باین احتمال کہ شاید تو امین ہو ورنہ اور فقہاء نے خبر کی مال میں منتظر  
 اس کا کیا جائیگا اور مقدار انتظار میں اقوال مختلفہ ہیں اور اولیٰ یہ  
 کہ اس زمانہ تک انتظار کریں کہ عمر طبعی کو پہنچ جاوے فصل سوم  
 در بیان میراث غرق و مہدم و مہلیم جو لوگ غرق ہو جاوے یا  
 اونپر مکان گر پڑے وہ تین ایک و سری کی وارث ہونگی پند  
 شرط اول جبکہ اون میں سے کسی کا مال ہو پس اگر مال نہ ہو تو میراث شریک  
 دویم ایک و سری کا وارث ہو سکتا ہو پس اگر اون میں قرابت  
 وراثت نہیں یا ایک ہی کی جانب سے میراث ہو مثل و بہاؤ  
 کی کہ اون میں سے ایک کی اولاد ہو تو چھل ساقط ہوگا سو منقسم  
 و تاخر اولیٰ موت کا معلوم نہ ہو اور موت اولیٰ بی سبب ہو پس اگر  
 موت بی سبب ہوئی ہو و نو ساتھ مری ہو یا تقدم و تاخر ایک کا  
 معلوم ہو گیا ہو تو میراث نہ ہوگی اور اگر سبب گری ہو آخرت

بین میراث غرق و مہدم و مہلیم



و ہر مکی شہنشاہ تقدیم و تاخر موت کا حاصل ہو تو ایسی شہنشاہ کی  
 موت کا موجب میراث ہو یا مقام تردد ہی لیکن شیخ ابو جعفر  
 رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس میں بھی میراث ہوگی بہر حال جبکہ شہنشاہ  
 میراث ہو جو وہ ہوں تو بعض کو بعض سے میراث ملے گی لیکن جبکہ میراث  
 دوسری کی مال ہی مل سکتی ہے اور مال ہی میراث دوسری کی  
 نہیں مل سکتی بنا بر شہور کی اور شیخ سفید رحمہ اللہ نے فرمایا ہے  
 کہ دوسرا اوس مال کا بھی وارث ہو سکتا ہے اور نہ ہر مال صحیح  
 ہی ہو اس لیے فرض ممکن کا ہوتا ہے اور یہ بحسب عبادت ممکن نہیں ہے  
 اس لیے کہ ایسی تو ریت بعد تقسیم ترکہ مستلزم حیات بعد موت ہی اور  
 روایت میں بھی وارد ہو اسی کہ اگر ایک کی مال ہی تو وہ مال  
 اوس کا ہو جائے جس کے پاس مال نہ تھا اولیٰ بقدر اوس کا یہ ہے کہ  
 پہلی موت اقویٰ کی فرض کریں یعنی جس کا حصہ میراث میں نہ آیا  
 ہو اور اسی مال سے نصف کو میراث دلاوین یعنی اوس شخص کو  
 جس کا حصہ ہم جو ہر موت نصف کی فرض کریں اور اقویٰ کہ میراث  
 دلاوین اور اس تقدیم کا واجب نامقام تردد ہی اور شیخ نے فرمایا



فرمایا ہی کہ وہی نہیں بلکہ مستحب ہے اور یہ قول شیعہ ہی بہر حال  
اگر شلہ زوج اور زوجہ غرق ہو جاوین تو پہلی موت نے وح کی فرض  
کرنی اور زوجہ کو میراث دینی پر موت نے وح کی فرض کرنی اور جو  
میراث دینی اور باپ و ربیہ مر جاوی تو پہلی بن کی موت نے فرض  
کرنی اور باپ کو میراث دلاؤنگی پر باپ کی موت فرض کرنی  
اور بیٹی کو میراث دلاؤنگی پس اگر وراثت انہیں میں منقسم ہوگی تو ہر ایک  
کی میراث اونکی وارثوں کے ہدف منتقل ہوگی اور اگر اب بن کے  
ساتھ اور بی شریک وراثت میں تو اونکو بی میراث ملے گی و اگر  
دونو وارث استحقاق میں برابر ہوں تو ہر تقدیم کی ضرورت  
ہوگی بلکہ ہر ایک کا مال طرف دوسری کی منتقل ہوگا مثلاً دو بیٹے  
اور اگر وارث اونکا کوئی نہیں ہے تو وراثت و سکا امام ہوگا اگر  
اگر ایک وارث ہو تو اوکا مال امام کو پہونچے گا فصل چہارم  
در بیان میراث مجوس بن مجوس میں نکاح زنان محرمہ سی ہی سکتا  
ہی پس اوکا نسب صحیح و فاسد ہو سکتا ہی مراد فاسد یہ ہے  
کہ ایسے نکاح سی حال ہو جو ہماری مذہب میں حرام ہی نہ اونسے

[illegible]



نزدیک شلا مچوسی اپنی مان سی نکاح کرے اور اوس سی بالترک کا پیر  
 پس نسب ہی فاسد اور سبب وجہیت ہی فاسد ہی اور علمانی حلال  
 کیا ہی میراث محوس من بعضی کہتی ہین کہ میراث اوسکی نہ ہی نسب  
 صحیح اور سبب صحیح من پیشال مذکور من ولد کو میراث نہ ملے گی اور مان کو  
 حصہ زوجیت نہ ملے گا اور بعضوں لی حکا کہ نسب صحیح و فاسد سی میراث  
 پاسکتا ہی اور سبب صحیح سی میراث پاسکتا نہ فاسد سی پیشال مذکور من ولد  
 کی لئے میراث ہوگی اور مان کو حصہ زوجیت نہ ملے گا اور بعضوں نے  
 کہا ہی کہ نسب صحیح و فاسد اور سبب صحیح و فاسد دونوں سی میراث پاسکتا  
 پیشال مذکور من بیٹی کو ہی میراث ملے گی اور مان کو ہی حصہ زوجیت  
 پہونچے گا اور زیادہ تفصیل اسکی ہم مقام من ضرور نہیں لیکن دھرم کا  
 جانتا چاہئے اول مسلمانوں سبب فاسد میراث نہیں ہو سکتی ہے  
 پس اگر کوئی زن مجوسی نکاح کری تو دونوں من توارث نہ ہوگا  
 دوم مسلمان لوگ نسب صحیح و فاسد سی میراث پاتی ہین اگر نہ  
 فاسد شیعہ سی حامل ہوا ہو اسلی کہ شہدہ منزلہ عقد صحیح کی ہی اور  
 اوس سی لہاق نسب ہو سکتا ہی پس اگر کوئی شخص من اجنبیہ سی زوج



دہو کی مین و ملی کر ملی اوس سے اولاد ہو تو وہ اولاد و املی سے  
 ملحق ہوگی خاتمہ در بیان حساب و تقاض اوس میں ایک مقدمہ و چند  
 مقصد میں مقدمہ مشتمل چند فوائد پر ہے فائدہ اولی عدد  
 دو میں ہیں صحیح اور مکسور صحیح اوس کو کہتی ہیں کہ جو مضاف و مکرر  
 عدد کی طرف نہ ہو جیسے چار پانچ چھ و علیٰ ہذا القیاس اور مکسور اوس عدد  
 کو کہتی ہیں جو نسبت دیا جاوی طرف دوسری عدد کی جیسے کہتی ہیں کہ  
 دو نصف ہی چار کا پس و کو اگر فی نفسہ دیکھیں تو وہ عدد صحیح ہی اور  
 جب اوس کو نسبت چار کی دیکھیں تو مکسور ہے اور مکسور کو صطلح  
 اہل حساب میں کسر بھی کہتی ہیں اور کسر کی دو میں ہیں منطوق اور  
 منطبق اوس کسر کو کہتی ہیں کہ جسکی لمبی کوئی نام ہو وہ نہیں نصف  
 ملک ربع خمس سدس سبع ثمن تسع عشر مئوی وہ کسری جسکی لمبی  
 کوئی نام مقرر نہ ہو جیسی گیارہ کا ایک جز اس جز کا نام عربین  
 مقرر نہیں ہی بلکہ اوسکی تعبیر اسطر جبر کی جائیگی کہ جز ثمن احد عشر  
 دوی دس تک جو کسرین حاصل ہوتی ہیں وہ منطوق ہیں اور دس  
 زیادہ مئوی ہیں حساب نقص میں ان دونوں کسروں کی حاجت پڑتی

خاتمہ در بیان تقاض

فائدہ اولی در بیان صحیح  
و مکسور



بہارِ جہانگیر

MAAB 1431

فاتح ثنائیہ و وحدہ و کو حیات پسین لیا کرین تو اونکی چار قسم  
 ہوتی ہیں متاثران اور متاثران اور متاثران اور متاثران  
 متاثران اور متاثران اور متاثران اور متاثران  
 اور متاثران اور متاثران اور متاثران اور متاثران  
 کہتی ہیں کہ جو مختلف ہوں اور اقل اکثر کو فنا کر دی اور بعض  
 محققین فی کھاسی کہ متاثران اور متاثران اور متاثران اور متاثران  
 اکثر کسی زمانہ نہ خواہ مساوی نصف سی ہو جیسے پانچ اور سو  
 اور خواہ کم اور سو ہو جی چار اور بارہ کہ ان میں داخل سی اور اقل کمتر  
 نصف اکثر سی لیکن مال دو عبارت تو بخا واحد سی اسی کہ اقل اگر  
 کم از نصف ہو یا مساوی نصف کے اکثر کو ضرور فنا کر دی گا دوبا  
 میں یا بمرات صدیدہ اور متاثران اور متاثران اور متاثران اور متاثران  
 مختلف ہوں اور اقل اکثر کو فنا کر سکی اور نہ کوئی حد ثالث ہو  
 واحد کی اور دو کو فنا کر سکی خواہ اقل و غیر سی نصف اکثر  
 زمانہ ہو جی میں اور پانچ کہ اقل میں ہی اور وہ پانچ کی نصف  
 زیادہ ہی خواہ کم از نصف ہو جی میں اور سالہ اقل یعنی میں



نصف سی کم ہی اور شوق فقیر۔ اور عدد نو کو کہتی ہیں کہ جو مختلف ہیں  
 اور اقل اکثر کو فنا کر سکی نہ ایک بار اور نہ کئی بار بلکہ ایک سی زیادہ بچ  
 رہی لیکن عدد ثالث اور دو نو کا نصفی ہو سوا واحد کی جیسی ہمارے  
 چہ کہ اس میں چار اقل ہی اور چہ اکثر بعد اسقاط اقل اکثر میں ایک سی زیادہ  
 باقی رہتا ہی لیکن عدد ثالث اور دو نو کو فنا کر دیتا ہے اور وہ دو  
 پس ان دو نو کو شوق فقیر کہتی ہیں اور عدد ثالث کو عا و شتر کی  
 نام کہتی ہیں اور اس کسر کو جو اس عا و شتر کی پیدا ہونی ہے  
 موافق کہتی ہیں مثلاً مثال سابق میں دو مغنی ہی چہ اور چار کا اور  
 دو مخرج نصف کا ہی پس نصف موافق ہی اور جب یہ نصف چہ پلایا  
 میں لیا جائی تو او سکوزہ روغی کہتی ہیں و اسی کسر کی نام پر تو فاق  
 کا ہی نام رکھا گیا پس مثال کو میں چونکہ دو مخرج نصف کا ہی  
 اس موافق کو تو موافق بال نصف کہیں گی اور اگر عا و شتر کی میں ہو  
 چونکہ میں مخرج ثلث کا ہی تو او اس موافق کا نام تو موافق بال ثلث  
 و علیٰ ہذا القیاس خلاصہ کلام یہ ہے کہ دو نو عدد دیا ستاویں  
 تو او کو مثالان کہتی ہیں اور یا مختلف پس اگر اقل اکثر کو فنا کر دے



او کو سدا خلیں کہتی ہیں اور اگر فنا کری تو اگر کوئی اور عدد اوں کو  
 فنا کر دی ہوای واحد کی تو اوں دونو کو مستوفین کہتی ہیں اور اگر عدد  
 ثالث غیر واحد کا مفسی نہ ہو تو اوں دونو عدد و کو مستبائین کہتے  
 ہیں اور جس جگہ اوں دونو عدد و کی مفسی کنی ہوں تو جو اوں میں سی  
 زیادہ ہوگا اسکا اعتبار کر کے مثلاً بیس اور بیس ان دونو عدد و  
 توافق ہی اور انکا عا دس ہی اور پانچ اور دو چونکہ دس سے زیادہ  
 توافق میں ہی کا اعتبار کر کے تاکہ حساب میں طول نہ ہو وی اور ایک  
 سنی توافق کی اور ہی میں وہ یہ ہیں کہ عدد مفسی عام اس سی ہی کہ  
 سائر طرف میں کا ہو جیسی چہ اور چار کا انکا عا دس ہی یا متحد کس قدر  
 ہو جیسی چار اور آٹھ جب تہی دوسری چار کو لا کر انسی ساقط کیا تو  
 ایک دفا ہو گیا اور دوسرے میں یادہ ایک سی باقی رہا پس اسکا  
 بدل ہی توافق میں بدل ہوگا اور اسکی ہی ضرورت حساب  
 فرائض میں ہوتی ہی فائدہ ثالث در معرفت طریق استخراج  
 سبب معرفت تامل کی ظاہر ہے اور بدل کی بانی کا طریقہ  
 یہی کہ اگر کوئی تقسیم کریں اگر پورے تقسیم ہو جاوے تو اوں دونو عدد و کو

خانہ نوشتہ در باب جبر و معاد  
 محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ



مستغلین کہتی ہیں دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اقل پریشاں و سکنی زیادہ  
 کریں ایک بار یا کئی بار پس اگر اقل برابر اکثر کے ہو جاوی تو وہ دونوں  
 مستغلین ہونگی طریق معرفت تباین اکثر کو اقل پر تقسیم کریں  
 اگر ایک سو بج رہی تو اوٹھن تباین ہی اور اگر زیادہ بھی تو اوٹھو  
 مقسوم علیہ قرار دیں اور مقسوم علیہ سابق کو مقسوم کہ وہ اکثر ہوگا  
 اور اگر طرح جب بعد تقسیم کی ایک بھی تو اوٹھن عدد وٹھن تباین ہوگا  
 طریق معرفت توافق اکثر کو اقل پر تقسیم کریں اگر بعد تقسیم ایک سے  
 زیادہ بھی تو اوٹھن ہی جو اقل ہو اوپر اکثر کو تقسیم کریں یہاں تک کہ  
 کچھ نہ بچی پس دن عدد وٹھن توافق ہوگا محصل کلام یہ تھا کہ  
 یہی کہ جب معرفت نسبت کو ہر کی منظور ہو تو اکثر کو اقل پر تقسیم  
 کریں اگر پورا تقسیم ہو جاوی تو اوٹھن مدخل ہی اور اگر بعد تقسیم ایک  
 باقی رہی تو اوٹھن تباین ہی اور اگر زیادہ ایک سی باقی رہی تو  
 پھر اکثر کو اقل پر تقسیم کریں یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہی پس وٹھن توافق  
 ہوگا اور اگر ہر صورت ایک بھی تو تباین ہوگا فائدہ را بعہ  
 سابق میں معلوم ہو چکا ہے کہ کس نوٹ میں اور نام ہی اوٹھن مذکور ہو چکا ہے

طریق معرفت تباین

طریق معرفت توافق

چنانچہ  
 اگر ایک سو  
 بج رہی



اک جاننا چاہیے کہ ہر کسے کے لیے ایک مخرج ہوتا ہے اور ہر  
 مخرج سے اقل عدد ہی جس سے نکلتا اور اس کسے کا صحیح ہو مثلاً نصف  
 اور پل اور چہ علی ہذا الیاس بہت سی عدد دینی نکل سکتا ہے  
 دو سب دو تین کسے ہی پس یہی مخرج نصف کا ہو گا اور ثلث کا  
 مخرج تین ہی کہ یہ اقل ہی اور ادا کا جسے ثلث پیدا ہو سکتا  
 اور سب کا مخرج چار ہی کہ یہ بھی اقل عدد ہی اور اس کا مخرج پانچ  
 اور سب کا مخرج چھ اور سب کا مخرج سات اور تین کا مخرج آٹھ  
 اور سب کا نو اور عشر کا دس اب جاننا چاہیے کہ فرضی جو کتا خیر  
 مقرر ہوئی ہیں سب کے عین معنی سب سے اول ثلث اور دو ثلث  
 نصف اور سب اور تین چونکہ ثلث اور تین کا مخرج ایک ہے تو اب  
 فرض پانچ ہوگی اور فرضیہ جو حساب فرض میں محتسب ہوتا ہے  
 وہ گھڑی ہو جائے نہ ذوالکسر فائدہ خامسہ طریقہ اخراج مخرج  
 فرض کا یہ ہے کہ جب کسی مقام پر فرضی جمع ہوں تو اس اقل  
 تلاش کیا جائیگا کہ جس سے یہ فرض نکل سکے اور صورت اس کی  
 کہ ان فرض میں نہایت کا لحاظ کر لینی پس اگر نسبت تباہی

فصل في بيان ما هو المشيئة



تو بعض کو بعض میں ضرب تنگی اور حاصل ضرب فریضہ ہو گا کسی  
 اگر کسی جگہ نصف اور ثلث جمع ہوں تو دو کو تین میں ضرب تنگی  
 اور حاصل ضرب یعنی چہ فریضہ قرار پائے گا اور اگر اون دو فریضہ  
 میں توافق ہو تو ایک کی وفق کو دوسری عدد میں ضرب تنگی ستا  
 او کی یہی کہ اگر کسی جگہ ربع اور سدس جمع ہوں تو اصل فریضہ  
 بارہ ہی ہو گا اس طرح کہ چار کو چہ کی نصف میں یا یا معکوس  
 دہائی اور اگر اون اعداد میں تامل ہی تو او میں ایک الکفار کو  
 مثلاً کسی جگہ دوسرے جمع ہوں تو اصل فریضہ چہ ہی قرار پائے گا  
 اسلی کہ خرج ہر سدس کا یہی ہی اور اگر اون عدد دسین یا  
 تو الکفار اکثر پر کر تنگی مثلاً نصف اور ربع کسی جگہ جمع ہوں تو  
 خرج نصف کا دوی اور ربع کا چار اور یہ زیادہ ہی دوی ہیں  
 فریضہ قرار دینگی اور علی ہذا القیاس خلاصہ کلام جو مبتدیوں کے  
 یعنی نافع تر ہو ویسی یہ کہ جس جگہ نصف جمع ہوں یا ایک نصف  
 اور باقی پس فریضہ اس جگہ دوی ہو گا اور جہاں فریضہ مل  
 اور نصف ہو یا ربع اور باقی پر وہاں چار ہی ہو گا اور جہاں

مثلاً نصف اور ایک جمع  
 مثلاً ربع اور ایک جمع  
 مثلاً سدس اور ایک جمع  
 مثلاً دسین اور ایک جمع  
 ایک بیاباں زیادہ ہو  
 ایک دسین



Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the previous page, discussing the importance of the book and its impact on the community.



کرتی ہیں فصل اول در بیان قسم اول یعنی جبکہ فرضیہ بقدر  
 سهام کی ہو پس اگر وارثوں پر بی کسی کی تقسیم ہو جائی تو او میں  
 کوئی بحث نہیں ہے جیسی ایک خواہر مادی اور شوہر کہ ہر ایک کا  
 حصہ نصف ہے پس فرضیہ نکاح دوی ہی اور وہ بی کسی کی تقسیم ہو جائے

ہی دوسری مثال دو بیٹیاں اور مان باپ ان کا فرضیہ چہ سے  
 ہی اور بی کسی منقسم ہو جاتا یعنی چار بیٹیوں کو اور دو مان باپ

مثال تیسری مان باپ اور زوج یہاں ہی فرضیہ چہ سے ہے  
 بی کسی منقسم ہو جاتا ہی یعنی شوہر کو تین اور مان کو دو اور باپ کو

ایک اور اگر فرضیہ شکستہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں یعنی ایک ایک  
 فریق پر ہی یا زیادہ پر صورت اول میں اگر ان کی نصیب اور عدد

میں تباین ہی تو ان کی عدد کو اصل فرضیہ میں ضرب دینگی اور حاصل  
 ضرب فرضیہ ان کا ہو گا مثال اس کی مان باپ اور بیچ بیٹیاں

فرضیہ ان کا چہ سی ہر او میں سی حصہ بیٹیوں کا چار اور عدد دو  
 پنج میں در میان چار اور پانچ کی تباین ہی پس ان کی عدد کو

ایک کو چہ میں ضرب دینگی اور حاصل ضرب بیٹی تیس فرضیہ ان کا ہو گا



اور اگر در میان نصیب عدد کی توافق ہی پس فرق کو او کی حصہ  
 اصل فرضہ میں ضرب لگی اور حاصل ضرب فرضہ ہو گا مثلاً  
 او کی مان باپ و بیہ پیشا کہ فرضہ ان کا حصہ ہی حصہ ہو گا چنانچہ  
 اور عدد او کی چھ میں در میان نصیب عدد کی توافق بال نصف  
 پس نصف عدد کو معنی میں کو اصل فرضہ میں کہ وہ چھ ہی ضرب لگی  
 اور حاصل ضرب سی ہزارہ فرضہ ہو گا اور میں سی مان کو اگر  
 سندس میں تین ہزار ایک دوسرا سندس میں تین ہزار ایک اور بارہ  
 جو باقی رہی او کو چھ بیسویں پر دو دو تقسیم کر دینی تنبیہ واضح ہو  
 جسکی نسبت نصیب کے طرف عدد روس کی مختصر تبارین و توافق میں  
 کیا اور اعتبار مثال داخل کا نہیں کیا اسوجہ سے کہ اگر مثال میں  
 نصیب عدد روس کی حصہ ہو گا تو نصیب منکر روس فرق فرق  
 بلکہ اگر تقسیم ہو جائیگا اور اگر داخل ہو گا تو نصیب اکثر ہو گا اور  
 روس اقل تو بھی انکس ہو گا کہ اکثر اقل علی السو تقسیم ہو جائیگا  
 اور اگر عدد روس اکثر ہی اور نصیب اقل اور اکثر اکثر کے او  
 اصل فرضہ میں ضرب میں روس سو تین فرضہ بڑھ جائیگا حال



۴  
 مخرج سهام لازم ہی کہ اقل ہو پس ضرور ہوا کہ تدخل راجع طرف  
 توافق کی ہو پس توافق ہمسام میں بمعنی اعم ہوگا اور تدخل ہی اعم  
 تدخل ہوگا فافہم صورت دوم یعنی جبکہ کسی ایک  
 فریق سے زیادہ پر واقع ہو پس کہنا چاہیے کہ درمیان ہمسام  
 ہر فریق کی اور اسکی عدد کی توافق ہی یا کسی ہمسام اور عدد  
 توافق نہیں ہی یا بعض میں توافق ہی و بعض میں نہیں ہی صورت  
 اول میں ہر فریق کو طرف جز و فوق کی رد کرینگے اور صورت  
 ثانی میں ہر عدد کو اپنی صالحہ کہیں گے اور صورت ثالث میں جو  
 متوافق ہی او سکو طرف جز و فوق کی پہرین گی اور جو نہیں  
 او سکو اپنی صالحہ کہیں گی بعد اس عمل کی دیکھیں گے کہ وہ اعداد جو  
 اب سوچو ہیں متماثل ہیں یا استدخل یا متوافق یا متباہن پس اگر  
 وہ اعداد متماثل ہیں تو او میں سے ایک پر اکتفا کرینگے اور او سکو  
 اصل فریق میں ضرب کی مثال و سکی میں بہانی یعنی درمیان  
 انسانی فریق یا متماثل ہیں ہی اور ہر فریق پر شکستہ ہوتا ہی اور عدد  
 دونو فریق کی متماثل ہیں پس ایک فریق کی عدد کو کہ وہ میں ہے

مخرج سهام لازم ہی کہ اقل ہو پس ضرور ہوا کہ تدخل راجع طرف  
 توافق کی ہو پس توافق ہمسام میں بمعنی اعم ہوگا اور تدخل ہی اعم  
 تدخل ہوگا فافہم صورت دوم یعنی جبکہ کسی ایک  
 فریق سے زیادہ پر واقع ہو پس کہنا چاہیے کہ درمیان ہمسام  
 ہر فریق کی اور اسکی عدد کی توافق ہی یا کسی ہمسام اور عدد  
 توافق نہیں ہی یا بعض میں توافق ہی و بعض میں نہیں ہی صورت  
 اول میں ہر فریق کو طرف جز و فوق کی رد کرینگے اور صورت  
 ثانی میں ہر عدد کو اپنی صالحہ کہیں گے اور صورت ثالث میں جو  
 متوافق ہی او سکو طرف جز و فوق کی پہرین گی اور جو نہیں  
 او سکو اپنی صالحہ کہیں گی بعد اس عمل کی دیکھیں گے کہ وہ اعداد جو  
 اب سوچو ہیں متماثل ہیں یا استدخل یا متوافق یا متباہن پس اگر  
 وہ اعداد متماثل ہیں تو او میں سے ایک پر اکتفا کرینگے اور او سکو  
 اصل فریق میں ضرب کی مثال و سکی میں بہانی یعنی درمیان  
 انسانی فریق یا متماثل ہیں ہی اور ہر فریق پر شکستہ ہوتا ہی اور عدد  
 دونو فریق کی متماثل ہیں پس ایک فریق کی عدد کو کہ وہ میں ہے

مخرج سهام لازم ہی کہ اقل ہو پس ضرور ہوا کہ تدخل راجع طرف  
 توافق کی ہو پس توافق ہمسام میں بمعنی اعم ہوگا اور تدخل ہی اعم  
 تدخل ہوگا فافہم صورت دوم یعنی جبکہ کسی ایک  
 فریق سے زیادہ پر واقع ہو پس کہنا چاہیے کہ درمیان ہمسام  
 ہر فریق کی اور اسکی عدد کی توافق ہی یا کسی ہمسام اور عدد  
 توافق نہیں ہی یا بعض میں توافق ہی و بعض میں نہیں ہی صورت  
 اول میں ہر فریق کو طرف جز و فوق کی رد کرینگے اور صورت  
 ثانی میں ہر عدد کو اپنی صالحہ کہیں گے اور صورت ثالث میں جو  
 متوافق ہی او سکو طرف جز و فوق کی پہرین گی اور جو نہیں  
 او سکو اپنی صالحہ کہیں گی بعد اس عمل کی دیکھیں گے کہ وہ اعداد جو  
 اب سوچو ہیں متماثل ہیں یا استدخل یا متوافق یا متباہن پس اگر  
 وہ اعداد متماثل ہیں تو او میں سے ایک پر اکتفا کرینگے اور او سکو  
 اصل فریق میں ضرب کی مثال و سکی میں بہانی یعنی درمیان  
 انسانی فریق یا متماثل ہیں ہی اور ہر فریق پر شکستہ ہوتا ہی اور عدد  
 دونو فریق کی متماثل ہیں پس ایک فریق کی عدد کو کہ وہ میں ہے



اصل فرضہ میں ضرب یا اور حاصل ضرب ہوئی وہ فرضہ و نکاح  
 ہوگا اور میں ہی ایک ثلث یعنی تین برادران خیالی پر علی السوۃ  
 تقسیم ہوگی اور دو ثلث یعنی چھ برادران یعنی برابر تقسیم ہوگا  
 اور اگر اعداد متداخل ہوں تو جو ان میں سے اکثری ہو اسکو اصل فرضہ  
 میں ضرب دینی مثال دسکی تین بیہائی خیالی اور چھ بیہائی یعنی  
 انکامین ہوگا اور وہ یکسفر تین پر ہی اور عدد ایک فرضہ کا  
 دوسرے کا ہی یعنی دونوں میں متداخل ہی پس چھ کو ضرب یا اصل فرضہ  
 میں کہ وہ تین ہی حاصل ضرب شمار ہوئی وہی فرضہ و نکاح ہوگا  
 اور تین ہی چھ برادران مادر کیو ہر ایک کو دو دو سہم ملے گی اور بارہ  
 برادران یعنی کو ہر ایک کو تین سی دو دو سہم پہونچے گی اور اگر  
 اعداد متوافق ہوں تو ایک کے دفتی کو دوسری عدد میں ضرب  
 دینی اور حاصل ضرب اصل فرضہ میں مثلاً چار زوجہ اور چھ بیہ  
 یعنی اصل فرضہ نکاح چار ہی کہ وہ کسی فوق پر تقسیم علی التصحہ ہند  
 ہوتا اور درمیان چار اور چھ کی توافق بالتصفت ہے پس بیہائی  
 نصف دوسری عدد میں کہ وہ چھ ہی ضرب یا حاصل ضرب

اگر فرضہ میں ضرب یا اور حاصل ضرب ہوئی وہ فرضہ و نکاح ہوگا اور میں ہی ایک ثلث یعنی تین برادران خیالی پر علی السوۃ تقسیم ہوگی اور دو ثلث یعنی چھ برادران یعنی برابر تقسیم ہوگا اور اگر اعداد متداخل ہوں تو جو ان میں سے اکثری ہو اسکو اصل فرضہ میں ضرب دینی مثال دسکی تین بیہائی خیالی اور چھ بیہائی یعنی انکامین ہوگا اور وہ یکسفر تین پر ہی اور عدد ایک فرضہ کا دوسرے کا ہی یعنی دونوں میں متداخل ہی پس چھ کو ضرب یا اصل فرضہ میں کہ وہ تین ہی حاصل ضرب شمار ہوئی وہی فرضہ و نکاح ہوگا اور تین ہی چھ برادران مادر کیو ہر ایک کو دو دو سہم ملے گی اور بارہ برادران یعنی کو ہر ایک کو تین سی دو دو سہم پہونچے گی اور اگر اعداد متوافق ہوں تو ایک کے دفتی کو دوسری عدد میں ضرب دینی اور حاصل ضرب اصل فرضہ میں مثلاً چار زوجہ اور چھ بیہ یعنی اصل فرضہ نکاح چار ہی کہ وہ کسی فوق پر تقسیم علی التصحہ ہند ہوتا اور درمیان چار اور چھ کی توافق بالتصفت ہے پس بیہائی نصف دوسری عدد میں کہ وہ چھ ہی ضرب یا حاصل ضرب



ہوئی پس اسکو اصل فرضہ میں کہ وہ چار ہی ضرب یا حاصل ضرب  
 از تالیس ہوئی اس سے تقسیم صحیح ہو گئی پس از تالیس کا ربع یعنی بارہ  
 چاروں ازواج کو دیکھے ہر ایک کو تین تین اور چونتیس چہ بہا یونکو دے  
 ہر ایک کو چہ چہ اور اگر مستبان ہوں تو ایک کو دوسرے میں ضرب  
 دینگی اور حاصل ضرب کو اصل فرضہ میں مثلاً دو بہائی مادی اور  
 پانچ پدری حصہ و نکاح تین ہی اور وہ سبے منکسر ہوتا ہی اور  
 درمیان دو نوعہ و ن کی تباہی ہی پس پانچ کو دو میں ضرب دے  
 دس ہوئی اور دس اصل فرضہ میں کہ وہ تین ہی تیس حاصل ہوئے  
 پس اس سے تقسیم صحیح ہو جائیگی اسطور پر کہ تیس کا ثلث یعنی دس  
 مادی کو دینگی اور وہ اوپر علی السوۃ تقسیم ہو جائیگا اور ثلث  
 یعنی تیس برادران پدری پر تقسیم کر دینگی ہر ایک کو چار سہم ہو  
 سب کبھی ایسا ہوتا ہی کہ لحاظ نسبت کا درمیان نصیب و عدد  
 روز کی کافی نہیں ہوتا خواہ انکسافریق واحد پر ہو خواہ زیادہ  
 بلکہ ضرورت طرف ضبط عدد بہام کی واسطی اور فریق کی جیسے  
 واقع ہوا ہی داعی ہوئی ہی اور نکتہ اس میں یہ ہے کہ جس جگہ



کسی فرق پر کسر واقع ہوتی ہو اور سہام اولیٰ مختلف ہو پس لینا  
 عدد روس کا اس جگہ نفید نہ ہو گا سال و سنی والدین اور دو بیٹے  
 ایک خسر فریضہ جگہ چہ ہم سی بی دو ہم والدین کو ملین گی اور چاہے  
 اولاد کو ملین گی اور وہ شکسل و شیرین اور عدد روس انکی تین  
 اور متبتان انکی نصیب سے ہیں پس اگر انکی عدد کو اصل فریضہ  
 میں ضرب میں تو اٹھارہ حاصل ہوگی اور اس سے تقسیم صحیح نہ ہوگی  
 بلکہ اس مثال میں ضروری ہے کہ عدد وہام اولاد کو دیکھیں چونکہ تقسیم  
 اولیٰ اٹھارہ یعنی مرد کو دو ہرا اور عورت کو اکہرا پس عدد وہام  
 پانچ ہوگی اور پانچ کو اصل فریضہ میں کہ چہ ہی ضرب نیکی حاصل  
 ہوگی اور اس سے تقسیم صحیح ہو جائیگی یعنی پانچ پانچ سہم والدین  
 کو دینی اور بیس سہم اولاد کو اس طرح کہ آٹھ آٹھ سہم ہر دو بیٹے کو  
 چھ سہم دسر کو اور طریقہ استخراج عدد وہام کا یہ ہے کہ ہر فرسوز  
 وارث مستقل فرض کرے گا و سکا فریضہ صحیح کرے گی اس طرح اکثر  
 مقامات میں یہاں متباد و واقع ہوتی ہی پس خیال اسکا محاسب کو  
 ضروری ہے کہ بدون اسکی مل صحیح ہو گا فاک حفظ فصل تالی و در بیان

معدود و غیر معدود  
 و سہم و غیر سہم  
 و عیال و غیر عیال  
 و نکاح و غیر نکاح

MAAB 1431

نکاح



قسم ثانی یعنی جبکہ فریضہ کم ہو سہام سی اور فریضہ میں کمی نہیں  
 ہوتی ہی مگر زوج یا زوجہ کی داخل ہوتی ہے اور یہی سورہ نساء  
 ای چونکہ محول ہماری مذہب میں نہیں ہی پس نقصان بنت یا بنتا  
 اور اخت یا اخوات یعنی یا علانی پر وارد ہوگا اور بائی وراثہ اپنا  
 فریضہ یا منگی چنانچہ سابق میں بیان ہو چکا ہی اور صورت  
 تقسیم کی یہی کہ بعد وارد کرنی نقصان کے اور بائی پوری پر اگر فریضہ  
 بصحت تقسیم ہو جائے تو او میں کوئی بحث نہیں ہی ورنہ جس فرق کا  
 نصیب نکسر ہو ای او کی عدد کو اصل فریضہ میں ضرب دینا اور  
 ضرب دینا کا فریضہ ہوگا مثال صورت اول کی مان باپ  
 شوہر اور پانچ بیٹیاں فریضہ او کا بارہ ہی زوجہ کو ربع یعنی  
 تین اور مان کو سدس یعنی دو اور سیطرح باپ ہی دوہم ہو  
 اور نقصان بیٹوں پر وارد ہوگا یعنی پہلی دو ثلث پہنچتی ہی اور  
 اب تقسیم کرنی ہے چھ گاہہ او کا وہ چھ گاہہ یعنی پانچ اور چونکہ  
 بیٹوں کی ہر ایک میں سے تقسیم پوری ہو جاوے گی مثال صورت ثانیہ  
 ابیرین و زوج اور تین بیٹیاں معلوم ہو چکا ہی کہ فریضہ ان کا بارہ



اور نصیب بنات کا بائج ہی وہ انہیں شکر ہے پس انکی عدد کو  
 کہ وہ تین ہی اصل فرضیہ میں ضرب ہوگی اور حاصل ضرب چھتیس ہوگا  
 اور تقسیم صحیح ہو جائیگی اس طرح کہ مان باقی بارہ ہم ملین گے  
 اور شوہر کو نو سہم ملیں گے اور ما بقی یعنی پندرہ میں بیسویں علی السہ  
 تقسیم ہوگی اور اس سال میں ہی نقصان بیسویں پر وار ہے  
 اسلی کہ اوٹکو و ثلث ملنا چاہیے شوہر کی شریکیت فی  
 کم ہوگی فصل ثالث در بیان قسم ثالث یعنی جبکہ فرضیہ  
 سی زیادہ ہو اور بعد تقسیم کی کچھ بچ رہی پس اس صورت میں ہو  
 اور اقربائی پدر کی اور باپ کی اور مان کی اگر اخوة نہ ہوں  
 زوج اور زوجہ پر رہے ہوگی جیسا کہ سابق میں معلوم ہو چکا  
 ہے ہر شخص اپنے دو سبب میں ہوں پس وہ خاص کیا جائیگا  
 کہ وہ اپنے سے پیش کی کہ جس میں ایک سبب پایا جاتا ہی  
 طلاق کا یہ سی کہ جو سهام کہ ذوی الفروض سے ملے میں  
 سهام دو میں ہی قرار دی جائیگی مثلاً ابویں اور بنت ہون  
 اور کچھ سی ہو گا تین میں سی کو ملیں گے اور دو مان باقی اور ایک

نکاح  
 مآب ۱۹۳۱  
 کتاب النکاح



اگر انکی لئی اخوة حاجب نہیں ہین تو اسکو رد کرینگی اخماسائے  
 جس طرح سہام ذوی الفروض کی پانچ میں سے ایک طرح باقی میں ہی  
 پانچ سہم کئی جائینگی پانچ کو چہ میں ضرب دینگی کہ وہ اس فریضہ  
 میں سہم نہیں سی صحیح ہوگا اور اگر اخوة حاجب ن تو مان پر  
 رد ہونگی بلکہ بنت اور اب پر رد ہونگی ارباعاً اسلمی کہ سہام اون  
 دونوں کی چار میں سے دو میں ہی چار سہم کئی جائینگی اور چار کو اصل  
 فریضہ میں ضرب دینگی کہ وہ چہ میں چوبیس حاصل ہونگی پس اگر  
 تقسیم صحیح ہوگی <sup>۱۵</sup> **مسألة** قاعدہ رد کا یہ ہے کہ خرچ  
 سہام رد کو اصل فریضہ میں ضرب دینگی اور کلالہ الام پر رد ہون  
 اختلاف ہی چنانچہ سابق میں معلوم ہو چکا ہی لیکن نہ ہر صاحب  
 نزدیک صنف کی یہ کہ اوپر رد ہونگی پس اگر ایک کلالہ الام  
 خواہر علاقائی کی ساتھ ہو تو رد اون دونوں پر ہونگی ارباعاً اس طرح  
 کہ فریضہ اون کا چہ ہی ایک کلالہ الام کی لئی اور تین خواہر علاقائی  
 کی لئی اور دو جو باقی رہی اون میں چار سہم کئی جائینگی پس چار کو چہ  
 ضرب دینگی اور حاصل ضرب سے تقسیم صحیح ہوگی اور اگر دو کلالہ الام

۱۵  
 قاعدہ قاعدہ جو صاحب نے  
 اور بعض فقہاء نے لکھا ہے  
 خالی از غلو میں نہیں  
 متفق ہے کہ باقی میں  
 ورنہ جس میں ضرب  
 نہ ہونگی وہ فریضہ میں  
 اصل میں دو کو اصل  
 میں ضرب دینگے اور  
 تقسیم صحیح ہوگا  
 کہ کو میں نہیں  
 سہم کئی جائینگے  
 نصیب نہ ہوگا  
 ان دونوں کو  
 اور اس کو اصل  
 توافق کی اور  
 متفق ہے دونوں میں  
 فریضہ میں بھی  
 نہ ہونگی  
 اور تین خواہر علاقائی  
 کی لئی اور دو جو باقی  
 رہی اون میں چار سہم  
 کئی جائینگے  
 اور اس سے تقسیم  
 صحیح ہوگا  
 اور خواہر علاقائی



خواہر علاقائی کی ساتھ ہوں تو رد اخماسا ہوگی اسلی کہ فرضیہ اول کا  
جسہ سی ہوگا تین خواہر علاقائی کو اور دو کلام الام کو ایک باقی رہا  
اوسکی پانچ حصی کرینگے اور پانچ کو اصل فرضیہ میں ضربینگے تیسرا  
حاصل ہونگی اوس سے تقسیم صحیح ہو جائیگی مقصد ثانی درناستی  
مراد اس سے یہی کہ کوئی شخص مر جائی اور اوس کا ترکہ تقسیم نہ ہو بعد  
اوسکی بعضی وارث مر جائیں اب یہاں دو فرضیہ کی تقسیم ایک اصل  
کرنا چاہیے اور طریقہ اوس کا یہی کہ مسئلہ میت اول کا صحیح کیا جائے  
اور میت ثانی کا نصیب اس میں سے قرار دیا جائیگا اس طرح کہ جب  
تقسیم کریں اوسکی وارثوں پر تو صحیح ہونی کسر کی پس اگر ورثہ  
ثانی کی جو بعد اوسکی باقی رہی ہیں وہی ہیں کہ جو ورثہ میت اول  
کی تھی بی اختلاف تقسیم کی تو تجدید فرضیہ کی ضرورت نہوگی مثلاً  
تین بہائی اور تین مسلمان ایک علی ہیں ایک بہائی اور تین مسلمان  
پھر دوسرا ایک ہیں مرگئی پھر دوسری ہیں مرگئی اور اب  
ایک بہائی اور ایک مسلمان ہیں اب یہاں مقام میں تجدید فرضیہ کی  
ضرورت نہیں ہی بلکہ تمام مال ان میں سے تقسیم کیا جائے اور بہائی میں







اولاد پر منکسر ہے اور فریضہ ثانیہ جو بمقام میں منقطع تقسیم و مرتبہ  
 تیس ثانی کی کلتا ہی چار ہے اور درمیان نصیب فریضہ ثانیہ  
 یعنی درمیان چار و چار کو توافق بالنصف ہے پس نصف فریضہ ثانیہ  
 کہ وہ دو فریضہ اولیٰ میں ضرب نیکی کہ وہ بارہ حاصل ضرب تیس ہوگا  
 اوس سی تقسیم صحیح ہو جائیگی دو نو فریضہ نیکی فریضہ اولیٰ میں سطر  
 تقسیم کر نیکی کہ وہ جو نصف یعنی بارہ سہم دینی اور کلالہ الام کو سہم  
 سہم دینی ہر ایک چار چار اور برادران پدر کو چار سہم دینی ہر ایک دو  
 دود و اور فریضہ ثانیہ کی تقسیم سطر چھ ہوگی کہ نصیب و چھ بارہ  
 چھ سہر کو اور تین تین دو نویشو کو صورت ثانیہ سہم ہی درمیان  
 نصیب اور فریضہ ثانیہ کی تباہن ہو اوس کا حکم سہم ہی کہ فریضہ ثانیہ  
 فریضہ اولیٰ میں ضرب نیکی اور جو حاصل ضرب گاہ اوس سے دو نو فریضہ  
 صحیح ہوگی مثال و سکی ایک سہم اور دو کلالہ الام اور ایک درمیان  
 چھوڑ کر ایک بت مکتی اوسکی بعد شوہر نی تھاں کیا اور دو سہم  
 اور ایک ضروری فریضہ اولیٰ چھ سی صحیح ہوگا اور نصیب زوجہ کا  
 اوس میں سہم میں وہ اوسکی وارثوں پر تقسیم نہیں ہو سکتی پس فریضہ







معرفت سهام و رشتہ از متروکہ واضح ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بعض  
از روی حساب سوازیادہ تک پہنچ جائے اور عدول کا کمال  
سہام ہی ہوتا ہی پس ضرورت داعی ہونی ہی طرف معرفت سهام ہر وارث  
کی اس معرفت کی چند قاعدی حقوق علیہ از حصہ فی بیان کئی ہیں ہم ہر  
طریقہ کو بدون نقص ابرام کی بیان کرتی ہیں طریقہ اول ہر وارث  
کی سهم کو اصل از حصہ سی نسبت دین جو نسبت معین ہوا وہی نسبت  
سلی متروکہ میں حصہ وارث کا قرار دین مثلاً نسبت فی شوہر اور  
ابوین کو چھٹا ہو تو فرضاً وہ وقت میں چھٹھم سی ہو گا شوہر کو  
تین سیم شنگلی اور من نصف ہیں چھہ کی پس شوہر کو نصف متروکہ  
ملیگا اور ان کو چھہ سی دویم ملے گی من احمد و ثلث ہیں چھہ کی پس  
انکو ثلث فی غیر کا ملیگا اور باقی متروکہ باقی ملیگا طریق دوم  
متروکہ کو فرضاً قسمت کرین اور خارج قسمت کو ہر وارث کی عدد  
سہام میں ضرب کرین حاصل ضرب حصہ اور وارث کا متروکہ  
ہو گا مثلاً متروکہ چھہ تین دہم ہی ہر فرضاً مثال مذکور میں چھہ  
سی چھہ تین کو چھہ دہم پر تقسیم کیا خارج قسمت چار ہیں اور عدد

در شمار تمام وارث

از حصہ وارث

از حصہ وارث

سہام



سهام زوجہ کا فریضہ سابق میں تین چار کو تین میں ضرب یا بارہ  
 حاصل ہوئی پس بارہ درہم متروکہ سی نصیب ہرین بطرح چاکو  
 جو خارج قسمت ہی نصیب ہرین فریضہ سابقہ سی کہ وہ دو میں ضرب  
 دیا پس آٹھ درہم اونکی نصیب میں متروکہ سی حاصل ہو اسی طرح  
 فریضہ سابق میں باپ کو ایک ملکہ تھا اور خارج قسمت فریضہ ثانیہ میں  
 چار تویس چار درہم پلو متروکہ سی بلنگی طریقہ سدوم اگر متروکہ عدد  
 صحیح ہی تو ہر وارث کی حصہ میں اسکو ضرب میں اور حاصل ضرب  
 کو قسمت کریں سهام فریضہ جو خارج قسمت ہو گا وہی نصیب  
 وارث کا ہو گا مثال اسکی یہ ہے کہ وارث ایک وجہ ہو اور پدر  
 مادر اور متروکہ بیس درہم ہو پس فریضہ اس مقام میں بارہ درہم سی ہو گا  
 تین درہم زوجہ کو ملین گی پس بیس کو تین میں ضرب یا اور حاصل  
 ضرب ساٹھ ہوئی اونکو بارہ پر تقسیم کیا پس وجہ کو متروکہ سی پانچ  
 درہم ہو سچے اور مان کے لئی اوس فریضہ سی چار درہم ہو اونکو  
 بیس میں ضرب یا اتنی حاصل ہوئی اونکو بارہ پر تقسیم کیا چہ  
 صحیح اور دو ثلث خارج قسمت ہوئی پس حصہ مانکا متروکہ سی چار درہم



مورد و ثلث در ہم ہوا اور باپ کا حصہ فرضہ سی پانچ ستمین  
 پانچ کو بیس میں ضرب نی سی سو حاصل ہوئی اونکو بارہ پر تقسیم  
 کیا آٹھ صحیح اور ایک ثلث خارج قسمت حاصل ہوا پس اس مقدار پر  
 متروکہ سی پونچھکا اور اگر متروکہ مع الکت ہو تو صحیح کو کسر کرینگے  
 اس طرح کہ مخرج کسر کو عدد متروکہ میں ضرب دینگے اور اس کسر کو اس  
 کسر پر ضرب مالین گی اور وہی عمل کرینگے جو صحیح میں بیان ہوا اور  
 ہر وارث کی حصہ میں جتنی کسور آئیں گی اونکو مخرج کسر پر تقسیم کرینگے  
 مثلاً اگر وہ کسور اضعاف میں تودو پر تقسیم کرینگے اور اگر ہر کسر  
 ہی تو تین پر تقسیم کرینگے اور اگر متروکہ میں کسور ستعہ نہ پائی جائے  
 تو اس متروکہ کو راجع طف وینار کرین اور اگر اتنا نہ باقی  
 رہی کہ وینار حاصل ہو تو اسکو قیرا کر لین اور جو اس ہی بچ رہے  
 اسکو حقبہ کر لین اور تقسیم کرین اور جو حقبہ سی بچ رہی اسکو  
 چانول کر لین اور تقسیم کرین اور جو ادنیٰ بچ رہی اسکی تعبیر اس  
 چانول کی جز سے کرین یہ طریقہ وہ ہی جو محقق علیہ الرحمہ نے  
 شائع میں فرمایا ہی لیکن اس زمانہ کی رواج کی موافق سہولت



حسابین یوں ہی کہ شریفونکو روپیہ بنائیں اگر تقسیم پوری  
 نہ تو اونکی آئی کر لیں اور اگر اسن پر ہی تقسیم پوری نہ تو اوں  
 پائیان یا پسی یا کوٹریان کر لیں اکثر ایسا ہے کہ تقسیم  
 پوری ہو جاتی ہے اسے بھی اگر بچ رہے تو وہی طریقہ  
 ہوگا جو محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے واضح ہو کہ کہی محاسب  
 غلطی واقع ہو جاتی ہے پس صحت عمل کی جانی کا طریقہ  
 کہ جو وارثونکو حاصل ہوا ہے اوں کو جمع کرین اگر مجموعہ اوسکا  
 مساوی سترو کہ کی ہو یا فریضہ کے ہو تو وہ قسمت یا عمل صواب  
 اور ہین تو خطا ہی تسم بالخیر والحق  
 لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ صَلَوةٌ  
 عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ  
 بخلاف تمام شد



صحت نامہ کتابی اکہ بطر ثانی جناب مولف ام فطلہ تیار شد

صفت	سطر	غلط	صحیح	صفت	سطر	غلط	صحیح
۶	۵	با	یا	۳۸	۳	مجوس	مجوی
۹	۴	نوست	نوست	۴۲	۶	سبب	سبب
۱۵	۷	وو	رو	۴۸	۶	اونگا	اونگا
۲۲	۵	خواہر	ماور	۵۳	۱۵	چکا	چکا
۲۷	۷	اوسکو	اوسکا	۵۴	۱۳	مین	مین
۳۳	۱۱	جنایت	جنایت	۵۸	۱۰	نصیب	نصیب اور
ایضا	ایضا	جنایت	جنایت				

## ✱ اطلاع ✱

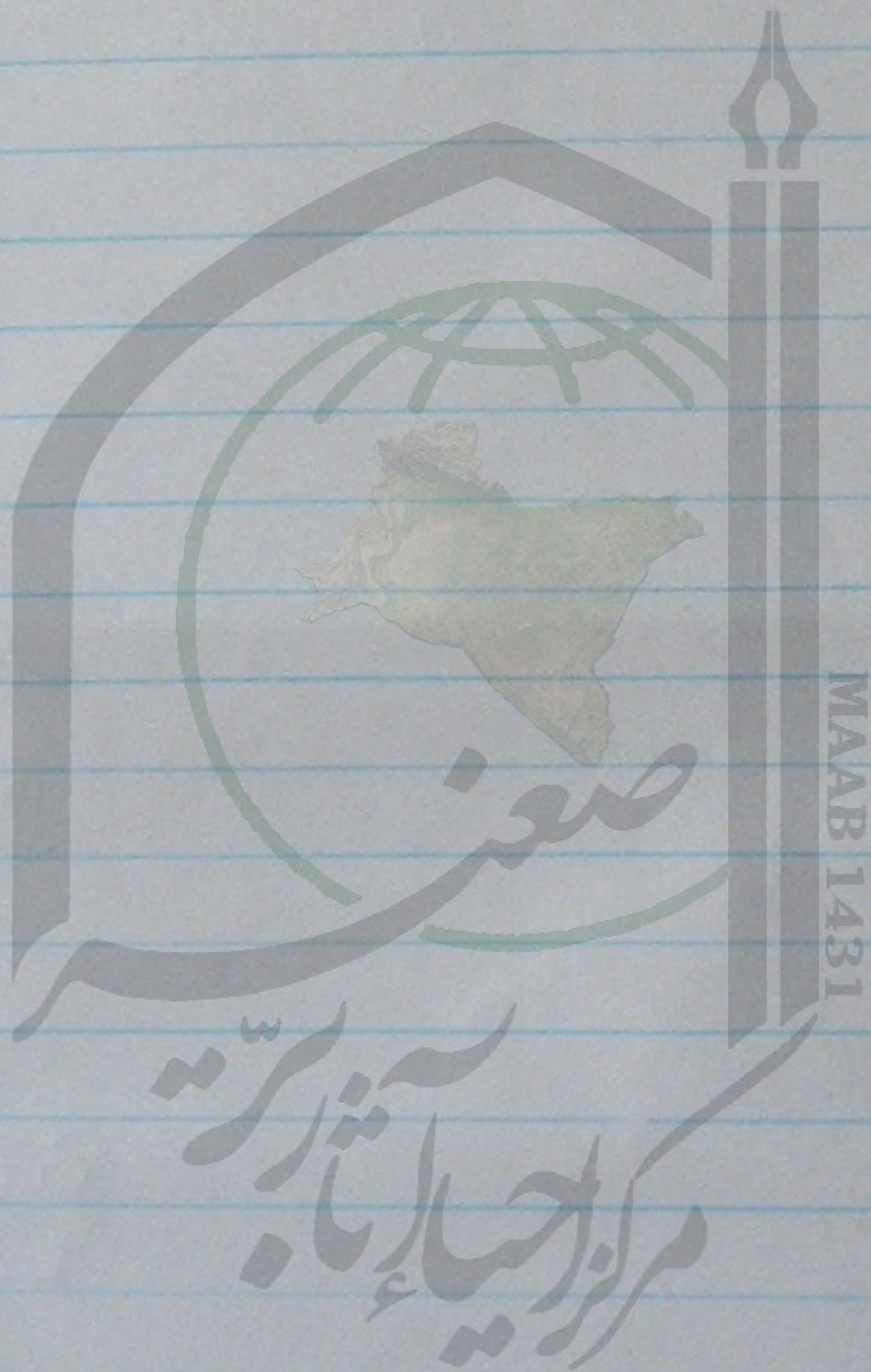
خدمت میں اہل مطابع کے یہہ التماس ہے کہ جب قدر  
نسخہ بردار مطلوب ہوں محمد اوزیر گنج دوکان مالک

مطبع حنفی انعامی سید علی

سی طلب فرامین اور قصد چہاچہ

کامدین قیمت





maablib.org